



THE SENATE OF PAKISTAN DEBATES

OFFICIAL REPORT

Wednesday, March 11, 2015

(112th Session)

Volume III, No. 04

(Nos. 01-04)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume-III
No. 04

SP.III(04)/2015
130

CONTENTS

1.	Recitation from the Holy Quran.....	1
2.	Leave of Absence.....	2
3.	Point of Order raised by Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi regarding Rangers' raid on MQM Head Office in Karachi.....	2
	• Senator Dr. Abdul Qayoom Soomro.....	5
	• Senator Farhatullah Babar.....	6
	• Senator Nasreen Jalil.....	7
	• Senator Shahi Syed.....	8
	• Senator Shirala Malik.....	9
	• Senator Tanveer-ul-Haq Thanvi.....	10
	• Senator Mian Raza Rabbani.....	11
	• Senator Babar Khan Ghauri.....	12
	• Senator Abdul Rauf.....	15
	• Response by the Leader of the House.....	17
4.	Point of order raised by Senator Muhammad Zahid Khan regarding supply of Natural Gas to Lower Dir.....	18
5.	Motion moved by Senator Osman Saifullah Khan regarding condonation of Delay Of report of the Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privitasation.....	23
6.	Presentation of Report of the Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization.....	24
7.	Presentation of report of the Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization.....	24
8.	Calling Attention Notice moved by Senators Saeed Ghani, Farhatullah Babar, Muhammad Daud Khan Achakzai, Advocate, Nawabzada Saifullah Magsi and Baz Muhammad Khan.....	25
	• Senator Saeed Ghani.....	28
	• Senator Farhatullah Babar.....	29
9.	Felicitations by Mr. Acting Chairman regarding Nomination of Senator Mian Raza Rabbani as Chairman, Senate of Pakistan.....	30
10.	Farewell Speeches by the Senators.....	32
	• Senator Muhammad Humayun Khan.....	32
	• Senator Engr. Malik Rashid Ahmed Khan.....	34
	• Senator Haji Ghulam Ali.....	36
	• Senator Abdul Rauf.....	38
11.	Point of Order Raised by Senator Dr. Abdul Qayoom Somroo Regarding Representation of All the Four Provinces in the Management of National Cricket Team.....	39
12.	Farewell Speeches by the Senators.....	40
	• Senator Farhat Abbas.....	40

•	Senator Heman Das.....	41
•	Senator Khalida Parveen.....	41
•	Senator Karim Ahmed Khawaja.....	42
•	Senator Chaudhry Shujaat Hussain.....	43
•	Observation of Acting Chairman.....	43
13.	Resolution moved by Senator Saleem Mandviwala Regarding the Senate Puts on Record its Deep Appreciation to the Chairman Senate, Deputy Chairman, Leader of the House and Leader of the Opposition.....	45

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, March 11, 2015

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty minutes past eleven in the morning with Mr. Acting Chairman (Mr. Sabir Ali Baloch) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَاَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ وَادْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ
أَعْدَاءً فَآلَفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَاصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ
النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا ۚ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۚ وَلِتَكُنْ
مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۚ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ
وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

ترجمہ: اور سب مل کر اللہ کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا۔ اور اللہ کی اس
مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور
تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو اللہ نے تم

کو اس سے بچالیا۔ اس طرح اللہ تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے۔ یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہو گئے اور احکام بین آنے کے بعد ایک دوسرے سے (خلاف) اختلاف کرنے لگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو (قیامت کے دن) بڑا عذاب ہو گا۔

(سورۃ ال عمران آیات ۱۰۳ تا ۱۰۵)

جناب قائم مقام چیئر مین: اب leave of applications پڑھ لیں۔

Leave of Absence

جناب قائم مقام چیئر مین: جناب محمد طلحہ محمود صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 30 جنوری، 27 and 4 فروری اور 10 and 9, 6, 4, 3 مارچ کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Acting Chairman: We will come to Item No.2 now. Yes, Leader of the Opposition.

سینیٹر اعجاز احسن (قائد حزب اختلاف): ہماری گزارش ہے کہ جناب طاہر مشہدی کا point of order سن لیں کچھ واقعات ایسے سنگین ہیں۔

سینیٹر میاں رضار بانی: جناب! آپ پہلے ان کی بات سن لیں، اس کے بعد Orders of the Day پر چلے جائیں گے۔

جناب قائم مقام چیئر مین: جی مشہدی صاحب۔

Point of Order raised by Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi regarding Rangers' raid on MQM Head Office in Karachi

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I am

very grateful to the honourable Leader of the Opposition and Leader of the Pakistan People's Party. Sir, this is a matter of democracy,

آج صبح پانچ بجے ایک political party کے دفتر میں، چاہے وہ کوئی بھی پارٹی ہو اور کسی بھی پارٹی کا دفتر ہوتا تو میں آج اسی طرح کھڑا ہوتا، ایک political party office میں armed mob, there have to be a distinct difference between a lawbreaker and a law enforcers, difference نہیں تھا۔ Law enforcing agency rangers کراچی میں 22 سال سے اپنا کاروبار کر رہے ہیں، شادی halls چلا رہے ہیں، پانی کا مافیا چلا رہے ہیں اور لوگوں کو تنگ کر رہے ہیں۔ کراچی میں متحدہ قومی موومنٹ کا مرکزی office ہے جو کراچی والوں کے لیے ایک خاص پیار و محبت رکھتا ہے اور وہ اس کو اپنا گھر کہتے ہیں، اس پر rangers نے raid کیا۔ متحدہ قومی موومنٹ کے cameraman کو قتل کیا گیا، unarmed کا murder کیا گیا، اگر ایک آدمی کے پاس camera ہے، اگر آپ اس کو armed آدمی کہیں گے تو پھر اس پاکستان میں کون safe ہے۔ اس کا murder کیا گیا اور ایک private channel Express T.V کے cameraman کو injure کیا گیا، اس کے علاوہ ہمارے 100 سے زائد کارکنوں کو غائب کر دیا گیا ہے۔ where is the due process of law, پاکستان کا قانون کہاں ہے، پاکستان کی جمہوریت کہاں ہے، اگر اس قسم کی چیز ہو نا شروع ہو جائے؟

جناب! یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کیا پاکستان مسلم لیگ (ن) کوئی بدلہ لے رہی ہے کہ اگر متحدہ قومی موومنٹ نے مناسب سمجھا اور سب سے اچھے candidate کو جو پاکستان اور جمہوریت کے لیے اچھا ہے اور اس honourable House کے لیے اچھا ہے، پاکستان میں unity اور بھائی چارے کے لیے اچھا ہے، اگر ہم لوگوں نے اس کو support کیا۔ کراچی کی گلیوں میں ہر جگہ پوچھا جا رہا ہے، کیا یہ punishment تھی کہ ہمارے ساتھ آدھی رات کو اس طرح کا سلوک کیا گیا۔ یہ کراچی میں ایک operation ہو رہا ہے، یہ complete failure ہے، متحدہ قومی موومنٹ نے یہ operation مانگا تھا، متحدہ قومی موومنٹ واحد پارٹی تھی جس نے کہا تھا کہ یہ operation کرو اور جو بھی criminal ہے، اس کو پکڑو، اس کو criminal سمجھو۔ خدا کے لیے!

اس کو politicize نہ کریں، مگر unfortunately اس کو politicize کیا گیا،
 unfortunately اس operation کا failure ہو گیا۔ آج بھی اتنے لوگ مارے جا رہے ہیں،
 آج بھی اتنے لوگوں کی target killing ہو رہی ہے، آج بھی بھتہ خوری ہو رہی ہے، آج بھی
 kidnapping and ransom ہو رہی ہے، آج بھی مافیا محفوظ ہے۔ Rangers کو نہ
 تو طالبان نظر آتے ہیں اور نہ ہی banned organizations نظر آتی ہیں، روزانہ ہماری
 intelligentsia کو، doctors کو، شیعوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ انہیں target killers،
 mafias نظر نہیں آتے۔ کیا یہ ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Thank you Colonel sahib.

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: جناب والا! یہ بہت ہی سنگین بات ہے، مجھے دو
 منٹ اور دے دیں۔ آپ کراچی کی حالت دیکھیں۔ صبح پانچ بجے یہ واقعہ ہوا ہے، یہ ہمارے سارے
 لیڈران کو اٹھا کر لے گئے اور صبح چھ بجے سے پورے کراچی کی عوام باہر نکل آئی ہے اور اس وقت تک
 احتجاج کر رہی ہے، پورا کراچی بند ہے۔ کیا یہ چاہتے ہیں کہ کراچی ایک ہفتے یا مہینے کے لیے بند ہو جائے۔ اگر
 Law enforcing agencies for or against biased controversial بن جاتی ہیں، MQM Rangers کے خلاف ایک پارٹی بن گئی ہے، جو جھوٹا
 case ہوتا ہے وہ ہم پر عائد کر دیا جاتا ہے۔ وہ جس قسم کے بیان دیتے ہیں تو کیا وہ Judge،
 Jury and Executioners ہیں، وہ اتنا decisive بیان دیتے ہیں کہ ہم نے
 container والے پکڑے ہیں، وہ اتنے experts ہیں کہ شکل دیکھتے ہی جان جاتے ہیں کہ وہ
 container سے نکلے ہیں، کیا انہوں نے خود container سے نکالے ہیں، خود انہوں نے
 آدھی رات کو وہاں weapons رکھے ہیں۔ کیا ہم بیوقوف ہیں، کوئی political party
 بیوقوف ہوتی ہے کہ اس قسم کے لوگ اپنے مرکزی آفس میں رکھے، یہ لوگ تھوڑی سی عقل
 استعمال کریں۔ کراچی کی عوام کو ان سے نجات ملنا چاہیے، یہ ہم پر ظلم کر رہے ہیں۔ Urdu
 speaking بچوں کو صبح اٹھاتے ہیں اور رات کو ایک لاکھ روپیہ لے کر چھوڑ دیتے ہیں، یہ اس طرح
 سے کروڑوں روپیہ کما رہے ہیں۔ This is economic destruction of an

ethnic group، ہر قسم کا ظلم ہو رہا ہے۔ ہماری ایک political party ہے، ہمارا mandate ہے اس کی respect کی جائے۔ شکریہ۔
جناب قائم مقام چیئر مین: شکریہ۔ قیوم سومرو صاحب۔

Senator Dr. Abdul Qayoom Soomro

سینیٹر ڈاکٹر عبدالقیوم سومرو: جناب چیئر مین! میں نے کل اپنی speech میں کہا تھا کہ شاید یہ آج میری آخری تقریر ہو لیکن حالات اس طرف جارہے ہیں مجھے دو الفاظ بولنے پڑ رہے ہیں۔ آپ بھی اس ہاؤس سے خیریت سے جارہے ہیں اور آپ نے جس طریقے سے Upper House کو چلایا ہے اس کی ہمیں قدر ہے۔

جناب چیئر مین! آج صبح جو کراچی میں متحدہ قومی موومنٹ کے دفتر پر incident ہوا ہے، اس واقعہ کی ہم اس انداز میں مذمت کرتے ہیں کہ یہ انتہائی غلط طریقہ تھا کہ ایک سیاسی پارٹی کے دفتر میں جا کر اس طرح سے raid کیا جائے۔ وہاں پر جس طرح سے گرفتاریاں اور harassment ہوئی، ہم اس عمل کی کبھی حمایت نہیں کرتے۔ آپ کو اگر معلوم تھا کہ وہاں پر دہشتگرد یا criminals ہیں تو ان کو پکڑنے کا طریقہ کار مختلف ہونا چاہیے تھا، کوئی بھی سیاسی پارٹی کبھی دہشتگردوں کو پناہ نہیں دیتی، کبھی ان کی حمایت نہیں کرے گی۔ آپ ایک political party کو دہشتگرد قرار دیں، ہم اس کی کھلے الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ سب پارٹیوں نے کہا ہے کہ کسی بھی criminals کا کسی بھی سیاسی پارٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے، جب یہ بات openly ہو چکی ہے تو پھر یہ اس طرح سے رات کے اندھیرے میں ایک سیاسی پارٹی کے دفتر میں گھس کر پوری قوم کو کیا message دینا چاہتے ہیں۔ ابھی ایک دن ہی گزرا ہے کہ پورے پاکستان کی تمام political forces نے ایک message دیا کہ ہماری سیاسی پارٹیوں کے ذاتی اختلافات کیسے بھی ہوں لیکن ملکی مفادات کی خاطر ہم سب united ہیں اور ایک table پر ہیں۔ اس عمل کو کچھ حلقوں نے ناقابل برداشت سمجھا ہے۔ ہم ہمیشہ کہتے ہیں کہ politics کو مضبوط کریں، ادارے مضبوط ہوں گے تو جمہوریت مضبوط ہوگی اور ملک مضبوط ہوگا۔ ملک کی استقامت اور وفاق کی بقاء جمہوریت کی مضبوطی کے ساتھ ہے، ملک کا استحکام ہمارے اتحاد کے ساتھ ہے، اگر خدا نخواستہ اس اتحاد کو پارہ پارہ کیا گیا تو یہ عمل پتا نہیں ہمیں کہاں لے جائے گا۔ میں آپ کی توسط سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ پارٹیوں کو

اعتماد میں لیں، اگر آپ کو کسی بندے پر شک ہے تو آپ اس پارٹی سے کہیں کہ یہ بندہ ہمیں چاہیے اور اس پر لگے charges کو عدالتوں میں prove کیا جائے لیکن اس طرح blindly کسی سیاسی دفتر میں گھس کر لوگوں کو اٹھانا ٹھیک نہیں ہے۔ ہم اس عمل کی مذمت کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئر مین: شکریہ۔ فرحت اللہ بابر صاحب۔

Senator Farhatullah Babar

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب چیئر مین! میں بھی سینیٹر طاہر حسین مشدی صاحب اور سینیٹر قیوم سومرو صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے صرف دو نکات سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ ہے کہ the timing and the manner of the raid on a political party's head office raises serious questions.

Secondly, we have noticed that the Rangers are increasingly acting as Judge, Jury and Executioner. This House must not allow the security establishment or a part of the security establishment to act as Judge, Jury and Executioner because it will have far reaching implications for democracy and for this House.

Mr. Chairman, the incident early this morning brings into focus, the conduct of Rangers in totality. اب وقت آگیا ہے کہ یہ ایوان Rangers کے مختلف کاموں پر بھی نظر رکھنے کے لیے اس طرح کے معاملات Human Rights Committee کے سپرد کیے جائیں یا ایک خصوصی Sub Committee تشکیل دی جائے۔ جس طرح Rangers پر Water Tanker Business and Hindrance کے سلسلے میں الزامات لگے، جس طرح Fishing Industry میں Fishermen کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا گیا اور جس طرح missing persons case میں ان پر انگلیاں اٹھی ہیں۔ جناب چیئر مین! میری گزارش ہوگی کہ آج کے early this morning کے واقعہ کے تناظر میں یہ Human Rights Committee کے سپرد کیے جائیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام چیئر مین: نسرین جلیل صاحبہ۔

Senator Nasreen Jalil

سینیٹر نسreen جلیل: جناب چیئر مین! میں اپنے ساتھی ممبران کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے Rangers کے اس act کو condemn کیا کہ انہوں نے آج صبح Nine Zero پر ایک سیاسی پارٹی کے دفتر پر چھاپہ مارا ہے۔ یہ انتہائی تشویش ناک بات ہے کہ وہاں پر انہوں نے ایک young فوٹو گرافر وقاص کو گولیوں سے چھلنی کیا، یہ وہاں پر کسی کو پکڑنے جائیں اور وہاں پر ایک بچہ photographs لے رہا ہے اور اسے جان سے مار دیا جاتا ہے۔ انہوں نے اپنے آپ کو خدا سمجھ رکھا ہے، Rangers جس انداز سے کراچی میں کام کر رہی ہے اس کی ہم سخت مذمت کرتے ہیں۔ ہماری شروع سے ایک درخواست تھی کہ ایک Monitoring Committee بنادی جائے تاکہ transparency آئے، Rangers جو کچھ بھی کر رہے ہیں ان پر کوئی نظر رکھنے والا ہو، لیکن ایسا کچھ نہیں کیا گیا۔ آج جو کچھ ہوا، ہم اپنے لوگوں کو خود ماریں گے، کیا ہمارے محافظ بجائے ہمارا تحفظ کرنے کے، Rangers جن کا کام ہے کہ وہ شریوں کو تحفظ دیں وہ innocent لوگوں کو ان کے گھروں پر جا کر ماریں گے، ہمارے دفاتر میں ماریں گے۔

جناب چیئر مین! یہ بالکل ناقابل برداشت چیز ہے۔ معاملے کو Human Rights Committee میں لے جانے کی بات ہوئی، میں یہ سمجھتی ہوں کہ آج اس ایوان کی طرف سے Rangers کے خلاف ایک resolution آنا بہت ضروری ہے۔ کوئی ایسا session نہیں گزرتا جب ہم اس معاملے پر بات نہیں کرتے کہ Rangers کراچی میں کیا کر رہے ہیں، کس طرح سے وہ ان جماعتوں کے خلاف action لے رہے ہیں، طالبان کے خلاف، داعش کے خلاف، کالعدم جماعتوں کے خلاف، لیکن ایک سیاسی جماعت کو اس طرح سے دیوار سے لگانے کا جو عمل ہے اس کی میں شدید مذمت کرتی ہوں۔

جناب چیئر مین! میں چاہوں گی کہ اس ایوان کی طرف سے ضرور ایک resolution آئے جو کہ Prime Minister اور سید قائم علی شاہ صاحب جو کہ تمام operation کو monitor کر رہے ہیں، ان کی نظر سے گزرے تاکہ ان کو اس بات کا احساس ہو کہ this is not at all acceptable آپ اس طرح سے ہمارے ساتھ نہ کیجیے۔ ہمارے بچوں میں جو احساس محرومی ہے اس کو آپ اتنی ہوا نہ دیں کہ خدا نخواستہ ایک اور بنگلہ دلش بن

جائے۔ Please میری آپ سے اور اس ایوان سے استدعا ہے کہ آپ ہمارا ساتھ دیں اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ان چیزوں کو کروائیں۔ ہم خود چاہتے ہیں کہ operation ہو اور criminals کا خاتمہ ہو تو جناب چیئر مین ایسا کیوں نہیں کیا جا رہا۔ ہمیں کیوں as a political party نشانہ بنایا جا رہا ہے اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔
جناب قائم مقام چیئر مین: شکریہ۔ جی سینیٹر شاہی سید صاحب۔

Senator Shahi Syed

سینیٹر شاہی سید: شکریہ، جناب چیئر مین! سب سے پہلے تو میں کسی بھی سیاسی دفتر کی تذلیل یا توہین کی مذمت کرتا ہوں اور ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ اس کے بعد میں یہ کہوں گا کہ جس طرح طالبان میں good and bad تھا اسی طرح مجھے آج یہاں بھی good and bad کا چکر لگ رہا ہے اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایک صحافی ولی خان بابر جس کے قتل کا master mind جہاں سے پکڑا جائے اور اسی کو ہم سیاسی دفتر کہیں، کیا سیاسی دفتر میں اسلحہ رکھنا اور دنیا بھر کے دہشت گرد وہاں بٹھانا جائز ہے، مجھے یہ ایوان یہ بتائے۔ مجھے اس لیے بھی افسوس ہو رہا ہے کہ جہاں ملک آئین پر چلتے ہیں اور آئین کو ادارے follow کرتے ہیں اور اگر ہم ہی اپنے اداروں کی تذلیل کریں تو پھر یہ operation کس لیے کر رہے ہیں۔ صرف بلوچوں کو ختم کرنے کے لیے، لیاری میں جو تباہی ہو رہی ہے، ایک ایک گھر میں دودو، چار چار بلوچوں کی لاشیں دیں، کیا یہ operation اس لیے تھا۔ ہم جب مساجد کی بات کرتے ہیں کہ مساجد میں بھی operation ہونا چاہیے، وہاں سے بھی لوگوں کو پکڑنا چاہیے تو کیا آپ خدا کے گھر پر بھی چڑھائی کریں گے۔ سیاسی دفتر اس سے بھی بڑا ہے۔ وہ ANP کے دفتر میں بھی آئے تھے تو میں نے ان کو welcome کیا تھا۔ میں نے Interior Committee میں بھی کہا تھا اور یہاں دوبارہ کہنا چاہوں گا کہ آئیں میرے گھر اور دفتر سے شروع کریں۔ اگر میرا تالا ٹوٹ جائے تو ملک کی خاطر میں چار سو روپے کا نیا تالا لگا لوں گا لیکن دہشت گرد جہاں بھی ہو، جس قوم کا بھی ہو، جس نسل کا بھی ہو، جس مسلک کا بھی ہو، اس کو پکڑیں۔ اگر آپ زبان سے کہتے ہیں کہ کراچی پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی اور معاشی hub ہے تو ایسی سوچ پر لعنت ہے۔ کیا وہاں پر روزانہ target killing نہیں ہو رہی؟ یہ جو روزانہ لاشیں گر رہی ہیں یہ کس کے بچوں کی ہیں؟ میں ستر لاشیں اٹھا چکا ہوں۔ آفاق احمد کے چھ سولوگ شہید ہوئے، سنی تحریک کے بارہ سولوگ

شہید ہوئے، MQM کے پندرہ ہزار لوگ شہید ہو چکے ہیں، لیاری ختم ہو گیا اور آج پھر بھی مصلحتیں سامنے آرہی ہیں۔ مجھے ایسے سیاستدانوں سے نفرت ہے۔ مجھے ایسے منافقین سے نفرت ہے۔

مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہم اپنے اداروں کی تذلیل کر رہے ہیں، ان کو تباہ و برباد کر رہے ہیں اور جس ملک کے ادارے تباہ ہو جائیں چاہے وہ Parliament ہو، عدلیہ ہو یا media ہو، اس ملک پر خدا کی لعنت برستی ہے۔ اگر جنگل کا قانون بنانا ہے تو بنادیں مگر اداروں کی تذلیل نہیں کریں۔ آپ inquiry کریں میں اس بات پر MQM کی support کرتا ہوں کہ وہاں پر ایک Committee بنائی جائے جو دیکھے کہ وہاں ظلم نہ ہو لیکن مجھے میری پارٹی کے لوگوں کا نام دیں، اگر ان میں کوئی criminal ہے تو میں اسے گرفتار کرواؤں گا اور اگر وہ میرے کہنے پر گرفتاری نہیں دے گا تو میں اخبارات میں دوں گا کہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسی طریقے سے تمام پارٹیاں اپنے آپ کو صاف کریں۔ اداروں کے ہاتھ مضبوط کریں، ان سے لسٹیں مانگیں، ان بندوں کو پیش کریں یہ بربریت ختم کریں، ان نامعلوم کو ختم کریں، میں نامعلوم کے بہت زخم دیکھ چکا ہوں اور سن چکا ہوں۔ لاشیں اٹھانا مشکل ہے مگر میں نے اٹھایا ہے آپ یہاں پر صرف باتیں کر رہے ہیں۔ آپ میں سے کسی نے اپنے بھائی کی لاش نہیں اٹھائی ہو گی مگر میں نے 170 لوگوں کی لاشیں اٹھائی ہیں۔ دہشت گرد کوئی بھی ہو، داڑھی یا بغیر داڑھی والا ہو، دہشت گردی مسجد میں ہو، مندر میں ہو، چرچ میں ہو، ANP کے دفتر میں ہو، کسی بھی دفتر میں ہو، دہشت گرد دہشت گرد ہی ہے اور اس کو ختم کرنا ہے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئر مین: جی شیرالہ ملک صاحبہ۔

Senator Shirala Malik

سینیٹر شیرالہ ملک: شکریہ، جناب چیئر مین! یہ بہت ہی مذمت کا مقام ہے کہ ایک سیاسی جماعت کے دفتر پر رات کے اندھیرے میں چھاپہ مارا جائے۔ کیا یہی پاکستان کا قانون ہے، اس طرح تو ڈاکے پڑتے ہیں، چوریاں ہوتی ہیں اس طرح قانون کے مطابق چیزیں نہیں ہوتیں۔ اس کے علاوہ ہمارے قائد کے گھر پر بھی چھاپہ مارا گیا۔ میں یہ جاننا چاہوں گی کہ یہاں جتنی پارٹیاں بیٹھی ہیں کسی کے قائد کے گھروں پر چھاپہ مارا جائے گا اگر ان کے گھروں پر چھاپہ مارا جائے گا تو پھر ہم راضی ہیں لیکن اگر صرف ہمارے قائد کے گھر پر چھاپہ مارا جائے گا تو ہم اس کی مذمت کریں گے اور اسے کبھی قبول نہیں کریں

گے۔ ہمارے معصوم بچے کو جس طرح آج شہید کیا گیا یہ کون سا انصاف ہے، اس نے کیا جرم کیا تھا؟ کیا تصویریں کھینچنا کوئی جرم ہے؟ اگر جرم ہے تو سارے media کو ختم کر دیجیے۔ میں بھی ایک شہید کی بیوہ ہوں، میرے خاوند کو کس نے مارا، مجھے آج تک معلوم نہیں۔ میں یہ سوال کس سے کروں۔ کوئی انصاف نہیں ملا، آج تک مجھے معلوم نہیں ہوا، آج میں پہلی مرتبہ یہ آواز بلند کر رہی ہوں، آپ نے مجھے کبھی ایوان میں شور کرتے ہوئے یا زور سے بولتے ہوئے نہیں سنا ہوگا۔ وہ بھی MNA تھے کوئی عام آدمی نہیں تھے، وہ ایک ڈاکٹر تھے۔ Sports medicine کے pioneer تھے۔ پندرہ سال انہوں نے ملک کی خدمت کی اور پوری دنیا میں پاکستان کا نام روشن کیا۔ ڈاکٹر نشاط ملک اگر کسی کو نہیں پتہ تو میں آج بتاتی ہوں کہ میں ان کی بیوہ ہوں۔ یہ سارا ایوان بھی جانتا ہے اور سارے parliamentarians بھی جانتے ہیں کہ وہ کتنا شریف اور کیسے کردار کا آدمی تھا اور کتنا dedicated تھا۔ پورے ایشیا کا President تھا۔ پاکستان کا pioneer تھا۔ اگر یہی سلسلہ جاری رکھا تو بتائیں کہ ہم کہاں جائیں اور کس سے انصاف مانگیں۔ میری طرح اور بھی بیوائیں ہوں گی، وہ بھی اسی طرح تڑپتی ہوں گی۔ میں جس طرح اس ہاؤس میں بیٹھتی ہوں اور اپنے خاوند کو ڈھونڈتی ہوں کہ آج وہ بھی یہاں پر ہوتا۔ میرا دل کیا کہتا ہے میں اسی پارلیمنٹ لاجز میں رہتی ہوں جہاں میں اس کے ساتھ رہتی تھی۔ آج میں اکیلی وہاں ہوتی ہوں۔ میں نے کیلے یہ سارا کچھ سہا ہے۔ میں نے کیلے بچوں کو brought up کیا ہے۔ کوئی مجھے بتائے کہ اس ملک میں حکومت کہاں ہے اور انصاف کہاں ہے؟ کیا رینجرز کا صرف یہی کام ہے کہ لوگوں کو پکڑتے جائیں؟ وہ مافیا کو کیوں نہیں پکڑتے، وہ دہشت گردوں کو کیوں نہیں پکڑتے؟ میں اس حوالے سے آپ سے التجا کرتی ہوں کہ خدارا! اس چیز کو ختم کیجیے ورنہ انجام بہت برا ہوگا۔

جناب قائم مقام چیئر مین: جی مولانا تنویر الحق تھانوی صاحب۔

Senator Tanveer-ul-Haq Thanvi

سینیٹر تنویر الحق تھانوی: شکریہ جناب چیئر مین صاحب۔ کل تک جو اس ایوان میں تقریریں ہوئیں اور جو ماحول تھا، بڑا اچھا، پرامن اور یکجہتی کا تھا لیکن میرے خیال میں آج اس میں کچھ زہر گھولنے کی کوشش کی گئی ہے۔ آج صبح جو کارروائی ہوئی، بہر حال انتہائی قابل مذمت ہے، جس میں ایم۔کیو۔ایم کو target کیا گیا ہے۔ میں یہ پہلو بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میری معلومات کے مطابق سارہ بیگم جو

الطاف بھائی کی بہن ہیں، ان کے گھر پر بھی باقاعدہ چھاپہ مارا گیا اور توڑ پھوڑ کی گئی۔ یہ ایک انتہائی بزدلانہ کارروائی ہے۔

بہر حال میں ایوان کے تمام حضرات کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ گورنر ہو، دوسرا کوئی عہدہ ہو یا پھر ایم۔ پی۔ اے یا سینیٹر ز ہوں، ہم جب آپس میں اتنا ملتے ہیں تو ہمارے مذہب ہونے کی اتنی ہی سند کافی ہے۔ ہمارا سب کا آپس میں ملنا جلنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ ہم سب آپس میں ایک دوسرے کو مذہب سمجھتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اتنے اعلیٰ مقام پر اور اتنے اعلیٰ ایوانوں میں آنے کے بعد بھی اگر ایم۔ کیو۔ ایم کو اس نظر سے دیکھا جائے تو ٹھیک بات نہیں ہے۔ الطاف بھائی سے آج تک ان کا ذہن صاف نہیں ہے۔ بہر حال یہ قابل مذمت ہے اور ہمیں اس پر بہت افسوس ہے۔

اس قسم کی کارروائیاں ایم۔ کیو۔ ایم سے کسی کو جدا نہیں کر سکتیں۔ مجھے آج یہ اعلان کرنا پڑ رہا ہے کہ انشاء اللہ، میں اس سلسلے میں ہر قسم کی باتوں کو برداشت کروں گا، ان کا مقابلہ کروں گا اور ان کی وضاحت دوں گا۔ مجھے اس بات کی کوئی فکر نہیں ہے کہ کوئی مجھے طعنہ دے گا کہ میں کس جماعت کے ساتھ ہوں۔ مجھے آج بھی فخر ہے کہ میں الطاف بھائی کے ساتھ ہوں۔ اس جماعت کے ساتھ جو مظلومیت کا معاملہ ہے، اللہ تعالیٰ اسے جلد ختم فرمائے۔ الطاف بھائی، مظلوم کے ساتھ ہیں اور وہ ظلم و ناانصافی کے خلاف پہلے دن ہی سے میدان میں اترے تھے۔ سن 1978 سے ان کے خلاف یہ کارروائیاں ہو رہی ہیں جس کی تفصیلات سب کو معلوم ہیں۔ بہر حال، آج ہم اس واقعے کی ایوان میں سخت مذمت کرتے ہیں۔ اب یہ سلسلہ ختم ہونا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئر مین: شکریہ مولانا صاحب۔ جی رضار بانی صاحب۔

Senator Mian Raza Rabbani

سینیٹر میاں رضار بانی: جناب چیئر مین! میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ مجھے نہایت ہی افسوس کے ساتھ یہ بات کہنی پڑ رہی ہے کہ رات کو جو raid ایک سیاسی جماعت کے دفتر پر ہوا، ایک نہایت ہی نامناسب عمل ہے۔

سیاسی جماعتوں اور ان کے دفاتر کے تقدس کے لیے پاکستان پیپلز پارٹی اور اس کی قیادت نے ہمیشہ عملی جدوجہد کی ہے۔ اس سے پہلے مارشل لاء کے ادوار میں پاکستان پیپلز پارٹی اس عمل کا شکار رہ چکی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کسی قسم کی کوئی اطلاع موجود بھی تھی تو پھر ایم۔ کیو۔ ایم کی

leadership کو confidence میں لیا جانا چاہیے تھا کیونکہ کئی بار ایم۔کیو۔ایم کی leadership یہ بات کہہ چکی ہے کہ اس کا دہشت گردی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور ایم۔کیو۔ایم ایک سیاسی جماعت ہے۔ انہوں نے جس طرح بلدیہ ناؤن کے واقعے سے اپنے آپ کو totally disassociate کر دیا تھا اور کہا تھا کہ کوئی بھی شخص جو involve ہوگا، اسے اگر پکڑ کر کیفرِ کردار تک پہنچایا جائے گا تو وہ اس میں مدد کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہی صورتحال سامنے آتی اگر انہیں اس بار بھی confidence میں لیا جاتا۔ وہاں اس طرح raid کرنا، پھر وہاں ایک چھوٹے بچے کی شہادت ہونا، ایک ایسا عمل ہے جسے کوئی بھی جمہوری انسان یا جمہوری پارٹی support نہیں کر سکتی۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ وقت ہے کہ تمام جمہوری قوتیں اپنے آپ کو دہشت گردوں سے پاک کریں اور اپنا باہمی اتحاد برقرار رکھیں تاکہ وہ کٹھے ان تمام challenges کا سامنا کر سکیں۔

جناب قائم مقام چیئر مین: شکریہ۔ جی بابر صاحب۔

Senator Babar Khan Ghauri

سینیٹر بابر خان غوری: بہت بہت شکریہ۔ میں سمجھتا ہوں آج پاکستان کی تاریخ کا ایک سیاہ ترین دن ہے۔ وہ لوگ جنہیں محافظ کہا جاتا ہے، جن کو عوام کی حفاظت کرنی ہے، ماؤں بہنوں کے تقدس اور آبرو کی حفاظت کرنی ہے، آج انہوں نے اس کے منافی کام کیا ہے۔

ابھی شاہی سید ایک جذباتی تقریر کر رہے تھے، میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جب باج خان پر غداری کے مقدمات بنے، کیا وہ الزامات صحیح تھے۔ شروع دن سے، جب سے پاکستان بنا ہے، ہر political party پر غداری اور دہشت گردی کے الزامات لگتے رہے ہیں۔ آج وہ کہہ رہے تھے کہ میں فلاں پر لعنت بھیجتا ہوں۔ بہت سے لوگ ان لوگوں کو بھی لعنت دیتے ہیں کہ جو اداروں سے تنخواہیں لے رہے ہیں، ان کے لیے کام کر رہے ہیں، ان کی آواز کو اس ایوان میں لا رہے ہیں، ان پر بھی بہت سے لوگ لعنت بھیجتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم سیاستدانوں کو ذرا اپنے کردار کی طرف بھی دیکھنا چاہیے کہ ہم کیا کہنے جا رہے ہیں۔

آج صبح جو کچھ ہوا، شاید کل کا نتیجہ تھا۔ ابھی جب ہم آرہے تھے تو بہت سے صحافیوں نے پوچھا کہ کیا یہ reaction اس بات پر ہے کہ آپ نے رضاربانی کو ووٹ دیا اور (ن) لیگ کی مخالفت کی، کیا اس وجہ سے ریجنل زکو گرین سگنل ملا؟ اب اس بات کی تو وزیراعظم صاحب وضاحت کریں اور تحقیقات

کرائیں کہ کیا وجوہات تھیں جن کے باعث یہ چھاپا مارا گیا، اس طرح کی سزا دی گئی یا پھر اس کی timing کیوں ایسی تھی؟

بار بار یہ ذکر ہو رہا ہے کہ ایک ایک criminal اور دہشت گرد کو پکڑا جائے۔ شاہی سید صاحب! یہ آپ نہیں کہہ رہے، یہ بات تو ہم بھی دس مرتبہ کہہ چکے ہیں کہ اگر ہماری صفوں میں کوئی آدمی ہے، ابھی رضا صاحب نے جو بات کی، صابر صاحب! ریجنل کی درجنوں meetings ہوئی ہیں، یہ بھی نہیں کہ کسی نچلے level پر ہوئیں بلکہ ان کے high اور top officials کی سطح پر، ان میں یہ طے ہوا کہ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ہمارے اندر کوئی criminals ہیں، آپ ہمیں lists دے دیجیے، ہم انہیں پارٹی سے نکال دیتے ہیں۔ اس کے بعد آپ کا جو دل چاہے اس کے ساتھ کریں لیکن یہ جو آپ نے ایم۔کیو۔ایم کی political activities بند کی ہوئی ہیں، شہر میں تمام دفاتر بند کیے ہوئے ہیں، آپ نے خوف و ہراس پھیلایا ہوا ہے، پھر وہاں مہاجروں کو گالیاں دینا، یہ کون سی دہشت گردی ہے کہ آپ جاکر Urdu speaking کو گالیاں دیں، آپ مہاجروں کو گالیاں دیں، raids کرتے ہوئے وقت ایسے الفاظ بولیں جس سے تذلیل ہو۔ ایک نوجوان فوٹو گرافر جو کہ فوٹو کھینچ رہا تھا، اسے شہید کر دیا گیا۔ راجہ ظفر الحق صاحب! بتائیے کیا آپ ان کے خلاف تحقیقات کریں گے کہ ایک قانون نافذ کرنے والے اہلکار نے ایک فوٹو گرافر کو گولی مار دی، ایک سپر لیس کا ایک فوٹو گرافر زخمی ہوا۔

یہ ذمہ داری اب راحیل شریف صاحب کی ہے کہ وہ قوم کو بتائیں اور وہ اس بات کا نوٹس لیں کہ قانون کا تحفظ کرنے والے کراچی میں کیا کر رہے ہیں؟ آج کراچی میں لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہاں کشمیر جیسے حالات پیدا کر دیے گئے ہیں۔ کشمیر میں مسلمانوں پر بھارت اتنا ظلم نہیں کر رہا تھا کراچی میں ریجنل کراچی والوں کے ساتھ ظلم کر رہی ہے۔ اگر یہ واقعہ کشمیر میں ہوا ہوتا تو سمجھ میں آتا کہ مسلمانوں اور ہندوؤں کی جنگ ہے لیکن یہاں تو سب مسلمان ہیں۔ ہماری فوج بھی مسلمان، ریجنل بھی مسلمان، باشندے بھی مسلمان تو پھر یہ کیا ہو رہا ہے؟ کس کے پاس جاکر انصاف طلب کریں؟ کس کے پاس جائیں؟ یہاں بیٹھ کر جذباتی باتیں کرنا بہت آسان ہوتا ہے لیکن جب اپنی لاشیں اٹھتی ہیں تو پھر پتا چلتا ہے۔ کون کر رہا ہے، کیا کر رہا ہے، خود شاہی سید کو بھی پتا ہے۔ یہ پہلے جن لوگوں کی حمایت کرتے رہے، بعد میں انہوں نے ان کے تمام دفاتر پر قبضہ کر لیا۔ انہیں لاشیں اٹھانا پڑیں، ان کے ایک ایک رہنما کو مار دیا گیا لیکن ان دہشت گردوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو رہی۔ ان کے پاس جاتے ہوئے ڈر لگتا ہے

کیونکہ وہاں سے راکٹ لاؤنچر چلتے ہیں، سٹین گنیں چلتی ہیں، مشین گنیں چلتی ہیں، وہاں جاتے ہوئے ریٹائرڈ سرجنوں کا مرتبہ سوچتی ہے لیکن یہ MQM کا علاقہ ہے اس میں رات کے پانچ بجے بھی چلو۔ کتنے شرم کی بات ہے کہ اس کی بہن کو جو بیوہ خاتون ہے اور اکیلی رہتی ہے۔ وہاں دروازہ توڑ کر ریٹائرڈ خاتون اس کے گھر میں گھس گئے ہیں۔ وہ کونسی دہشت گرد ہیں؟ ان کی عمر 68 سال ہے۔ ہمیں شرم آنی چاہیے۔ جنہوں نے ہماری حفاظت کرنی ہے وہ ہماری ماؤں اور بہنوں کے تقدس کو پامال کر رہے ہیں۔ ہم لوگ کہاں جائیں؟ کس سے بات کریں؟ میرا یہ سوال ہے کہ کیا راحیل شریف صاحب کی منظوری اس میں شامل تھی؟ اگر منظوری تھی تو پھر اس قوم کو بتائیں کہ ہم political activities ختم کر رہے ہیں۔ ملک میں ایک soft coup آچکا ہے۔ Political Government بے بس ہے۔ وزیر اعلیٰ سندھ بھی بے بس ہیں۔ وزیر اعظم پاکستان بھی ملک کے اندر بے بس ہیں۔ آج تک ایک monitoring committee نہیں بناسکی۔ میں خود اس میٹنگ میں بیٹھا ہوا تھا۔ تین مرتبہ وزیر اعظم صاحب نے ہدایت کی تھی کہ کمیٹی بنا دو۔ ابھی آخری میٹنگ میں بھی وزیر اعظم صاحب نے چوہدری نثار صاحب کو ہدایت کی تھی کہ ایک monitoring committee بنائی جائے جو اس قسم کے واقعات کا نوٹس لیں۔ جب بھی کوئی غلط کام ہوتا ہے یا کسی کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے تو وہ جاکر وہاں پر بات کر سکیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج ہمیں اس بات پر خوش ہونے کی بجائے، ہمارے ایک ساتھی جو خوش ہوئے، ان کو یہ سوچنا چاہیے کہ یہ الزامات ہم پر بھی لگ چکے ہیں۔ غداری کے الزامات لگے چکے ہیں۔ پارٹی پر پابندی بھی لگ چکی ہے لیکن کسی کو خوش نہیں ہونا چاہیے۔ وہ آگ جو آج کسی اور کے گھر میں ہے کل اپنے گھر میں بھی آ سکتی ہے۔ ہم سب کو سوچنا چاہیے۔ اس پاکستان کو ہم نے بنایا ہے۔ اس پاکستان کو مضبوط کرنا ہے۔ اس پاکستان کی مضبوطی پورے پاکستان کے عوام کی خوشحالی ہوگی۔ اگر آج بلوچستان کے اندر حالات خراب ہوتے ہیں۔ جو بلوچستان کے واقعات ہیں، صابر صاحب! کراچی کے اندر وہی حالات ہیں۔ کہاں جائیں؟ کیا ہم بھی براہم داغ کی طرح کسی یورپی ملک میں بیٹھ کر اور عجیب عجیب باتیں شروع کر دیں۔ نہیں، ہم محب وطن ہیں، ہم پاکستان پر مر جائیں گے لیکن ایسی باتیں نہیں کریں گے لیکن عوام کہاں جائے گی؟ عوام ہمارے بھی گریباں پکڑتی ہے کہ کب تک آپ یہ نعرے لگاتے رہیں گے، کب تک آپ محبت کے اندر یہ ساری باتیں کرتے رہیں گے، آخر ہمارے ساتھ یہ زیادتی کب تک ہوتی رہے گی اور ہم کب تک لاشیں اٹھاتے رہیں گے؟ صابر صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ آج

آخری دن تھا۔ ہم تو یہ چاہتے تھے کہ سارے ساتھی جو کل ملتے بیٹھتے خوشیاں منا رہے تھے، بہت ایسے ساتھی ہیں جو جا رہے ہیں لیکن اس ماحول کے اندر جو کراچی میں ریجنرز نے کیا ہے اس کے اوپر ہم شدید احتجاج کرتے ہیں اور احتجاج کرتے ہوئے ہم وزیراعظم پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ فوری طور پر اس کی تحقیقات کا حکم دیں اور ان اہلکاروں کو گرفتار کریں جنہوں نے گولی چلائی ہے اور ایک بچے کو شہید کر دیا ہے۔ ان افسران کے خلاف بھی کارروائی کریں جنہوں نے ایک political party کے خلاف raid کیا ہے ورنہ یہ ثابت ہو جائے گا کہ اس ملک میں کوئی جمہوریت نہیں ہے۔ جمہوریت صرف نام کی ہے۔ یہ وزیراعظم کو ثابت کرنا ہو گا اور آرمی چیف راحیل شریف صاحب کو بھی اس کا نوٹس لینا ہو گا۔ Military Intelligence سے اس کی تحقیقات کروائیں کہ کون افسران تھے جنہوں نے یہ raid کیا۔ ان کی بہن کے گھر پر بھی raid کیا اور اس بچے کو شہید کیا۔ یہ تحقیقات کر کے ان کے خلاف پھر کارروائی کریں۔ جناب چیئر مین! ہم احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس موقع پر اپوزیشن کے اراکین نے واک آؤٹ کیا)

جناب قائم مقام چیئر مین: رؤف صاحب! اسی issue پر بات کرنا چاہتے ہیں؟ چلو دو منٹ میں بات کر دیں۔

Senator Abdul Rauf

سینیٹر عبدالرؤف: شکریہ۔ جناب چیئر مین! کراچی میں جو کچھ ہو رہا ہے یہ واقعات آج سے نہیں ہیں۔ گزشتہ دو دہائیوں سے یہ سلسلہ چل رہا ہے۔ یہاں پر ہمارے دوستوں نے جذبات میں آکر ان عظیم رہنماؤں کا نام لے کر غداری کے حوالے سے جو بات کہی اور پھر اس کو کراچی کی صورت حال سے مماثلت دینے کی کوشش کی گئی۔ کراچی جو کثیر القومی شہر ہے، اردو، پشتو، پنجابی، بلوچی، سندھی، سرائیکی بولنے والوں اور تمام اقوام کا ایک شہر رہا ہے۔ انتہائی خوبصورت گلدستے کی حیثیت سے وہاں کے عوام رہ رہے تھے۔ ذرا ہم ان دنوں کی یاد کریں کہ جب یہ واقعات شروع ہوئے اس کی بنیادی وجوہات کیا تھیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ جس طرح ہمارے دوستوں نے یہاں پر بات کہی ہے ان کا ایسا رویہ رہا ہے کہ انہوں نے کراچی میں ایسی صورت حال پیدا کر دی کہ وہاں پر دوسرے تمام اقوام کے لیے کراچی شہر کو ”no go area“ بنادیا اور اس سلسلے میں جب ہم دیکھتے ہیں۔ جب ہم 12 مئی کی بات کرتے ہیں۔ جب ہم یہاں پر ان وکلاء کو جن کو اپنے offices میں جلا یا گیا تو وہاں پر ہم نے یہ بات نہیں کی کہ یہ

دہشت گرد کون تھے؟ کل تک جب پولیس کی بات آتی تھی تو مطالبہ یہ ہوا کرتا تھا کہ پولیس کی بجائے ریٹائرز کے ہاتھ میں دیا جائے۔ آج جب ریٹائرز کی طرف سے کارروائی ہوتی ہے۔ جب تمام دوسرے لوگوں کے خلاف کارروائی ہوتی ہے تو یہ روزانہ خوش ہو کر کہتے ہیں کہ جی وہاں پر طالبان کے خلاف کارروائی ہو اور بڑی اچھی کارروائی ہوئی ہے۔ جب دوسرے لوگ مارے جاتے ہیں تو یہ خوش ہوتے ہیں۔ کبھی ہم نے سوچا ہے کہ آیا ہماری پارٹیوں میں ایسا کوئی بندہ تو نہیں جو ان واقعات میں ملوث ہو۔ آج یہ پھر کہتے ہیں کہ ریٹائرز کی بجائے فوج کو آنا چاہیے۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ کل اگر ہماری افواج آکر پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی کے امن وامان کو سنبھالنے کی کوشش کرے آپ دیکھیں گے کہ اسی ایوان میں سے آواز اٹھائیں گے کہ یہ کیا فوج کیا کر رہی ہے؟ دراصل وہ mindset تبدیل نہیں ہوا ہے جو اب تک فیصلہ کر چکا ہو کہ یہ کراچی کثیر القومی شہر ہے۔ یہاں پر جو بھی اقوام رہتی ہیں ان کا اس شہر پر اتنا ہی حق ہے جتنا یہاں اردو بولنے والے دوستوں کا ہے۔ MQM, ANP اور جتنی بھی پارٹیاں ہیں وہ وہاں کے stockholders ہیں۔ یہ بات صحیح نہیں ہے جب دوسروں کے خلاف کارروائی ہوتی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ وہ سارے دہشت گرد ہیں جب ہم میں سے کوئی دہشت گرد نکلتا ہے اور Law enforcement کا ادارہ اس کے خلاف تحقیق کرنے جاتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ آسمان گر پڑا۔ ہمارے خلاف کوئی کارروائی نہ ہو باقی سب کے خلاف کارروائی ہو۔ میں آخر میں پھر یہ کہنا چاہوں گا کہ کراچی کا مسئلہ ایک ہی ہے۔

(اس موقع پر اپوزیشن کے اراکین نے سوائے MQM کے واک آؤٹ ختم کیا)

سینیٹر عبدالرؤف: یہ یاد رکھیں کہ جب تک کراچی میں تمام اقوام کا حق تسلیم نہیں کیا جاتا اور وہاں کے stockholders سمجھ کر پاکستان کے شہری کی حیثیت سے ان کے حقوق نہیں مانے جاتے تو یہ دھونس اور دھمکیوں سے اور اس طرح کے طرز عمل سے کہ وہاں پر ہمارے علاوہ کوئی اور نہیں رہے گا، اگر ہم رہیں گے تو ٹھیک ہے ورنہ کوئی نہیں رہے گا۔ تو پھر ہم یہی سمجھیں گے کہ جو واقعات ہو رہے ہیں، یہ جو حالات پیدا ہو رہے ہیں یہ اس وجہ سے ہیں۔ یہاں پر میری بہن نے بات کی ہے۔ ہمیں ان سے انتہائی ہمدردی ہے۔ ان واقعات پر ہمیں افسوس بھی ہے لیکن وہاں پر جو بچے مارے جاتے ہیں، وہاں پر جو جوانوں کا قتل عام ہوتا ہے، کیا ان کی مائیں اور بہنیں نہیں ہیں؟ کیا ان کے والدین نہیں ہیں؟ کیا ان کے گھروں میں جنازے نہیں جاتے ہیں؟ کیا وہاں پر کٹی بہاڑی سے لے کر جو نئے نئے نام دیے جاتے

ہیں یہ لوگ کون تھے جنہوں نے کراچی میں دہشت گردی کا ایک بازار گرم کر رکھا ہے۔ اس لیے اس ایوان میں ان تمام پہلوؤں پر غور کرنا چاہیے کہ کراچی شہر کو پرامن بنانے کے لیے وہ طریقہ کار اختیار کیا جائے کہ پاکستان کے کثیر القومی شہر کی حیثیت سے جو کہ پاکستان کی معیشت کا ایک منبع ہے اور وہاں پر تمام اقوام نے اپنا خون پسینہ ایک کر کے اس شہر کو بنایا ہے۔ ان تمام stockholders کے حقوق کا احترام کرتے ہوئے کراچی میں سب ساتھ چلیں گے تو امن ہوگا۔ اگر یہ طریق کار ہوگا تو یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ شکریہ، جناب چیئر مین۔

جناب قائم مقام چیئر مین: اب قائد ایوان اس سلسلے میں policy statement دیں گے۔ MQM کے دوستوں سے گزارش ہے کہ وہ آئیں اور ان کو سنیں۔ چلے گئے ہیں۔ جی راجہ صاحب۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق (قائد ایوان): جس طرح آپ نے اعلان کیا ہے اگر آپ statement بھی دیتے تو کافی ہو جاتی۔ جناب قائم مقام چیئر مین: نہیں، میں نے کہا کہ وہ آکر آپ کی بات سنیں۔ ان کو پتا چل جائے کہ آپ کی پالیسی اس سلسلے میں کیا ہے؟

Response by the Leader of the House

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئر مین! اس مسئلے پر ایوان کے تقریباً ہر حلقے سے نمائندگی کرتے ہوئے خواتین و حضرات نے اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ آپ نے دیکھا ہے کہ ہر ایک نے اپنے نکتہ نگاہ سے اس پر بات کی ہے۔ ان سب کی قدر کرنی چاہیے۔ میں صرف ایک بات کی تردید کرنا چاہتا ہوں جو ایک سینیٹر صاحب نے ابتدا میں ہی کہا کہ یہ اس وجہ سے ہوا کہ کل سینیٹ کے ہونے والے الیکشن میں ہم نے میاں نواز شریف صاحب کی حمایت نہیں کی اور انہوں نے ہم سے اس کا انتقام لیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل غلط اور بے بنیاد بات ہے، میں اس کی سختی سے تردید کرتا ہوں۔ اگر میاں نواز شریف صاحب سب کو بلا کر اور پھر آصف علی زرداری صاحب کے گھر جا کر اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ میاں رضاربانی صاحب کو ہی سینیٹ کا چیئر مین ہونا چاہیے تو پھر اس کے بعد وہ کسی کو یہ کیسے کہہ سکتے تھے کہ نائن زیرو پر attack کیا جائے۔ میں اس کی details میں جائے بغیر اس بات کی تردید کرنا چاہتا تھا۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہر صوبے کے اندر ایک system بنایا گیا ہے

جس کے تحت ایسی کارروائیاں ہوں گی۔ یہ information اس team کو دی جائے گی جس کی سربراہی وزراء اعلیٰ کرتے ہیں اور ان کی ہی کپتانی کے اندر یہ ہوگا، بار بار لفظ 'کپتان' استعمال کیا گیا کہ یہ اس سارے system کے کپتان ہوں گے جس میں Rangers, Police and Intelligence Agencies شامل ہیں اور وہ انتظامیہ کے سربراہ کے طور پر اس کی نگرانی فرمائیں گے۔ اس لیے اگر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایوان یا آئندہ آنے والے ایوان تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے تو میں کوشش کروں گا کہ وزیر اعلیٰ سندھ سید قائم علی شاہ صاحب سے رابطہ کر کے اس بارے میں معلومات حاصل کروں کہ یہ معاملہ کیسے ہوا، ان کی اس پر حتمی رائے کیا ہے؟ اس کو ایوان میں پیش کر دیں گے۔

جناب قائم مقام چیئر مین: جی زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئر مین! میرا ایک point of order ہے۔

جناب قائم مقام چیئر مین: جی۔

Point of order raised by Senator Muhammad Zahid Khan regarding supply of Natural Gas to Lower Dir.

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئر مین! آپ کو معلوم ہے کہ میں نے ایک calling attention notice دیا تھا جس پر ہمارے وزیر صاحب جو آج موجود نہیں ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے ایک commitment کی تھی کہ میں in writing لے کر آؤں گا۔ سینیٹ میں lower Dir کے لیے gas supply سے متعلق تفصیل آئی تھی، جس پر میں نے اعتراض کیا تھا کہ 206 million ملے تھے لیکن اور پیسے بھی ہیں۔ Senate Secretariat میں جو چیز آئی وہ summary کی copy تھی جو وزیراعظم کے پاس گئی ہے۔ معلوم نہیں کہ وہ سینیٹ کو حقیقت کیوں نہیں بتانا چاہتے، اگر وزیراعظم صاحب کے پاس summary گئی تو کیا وزیراعظم صاحب نے اس کی approval دی؟ اگر اس کی approval دی تھی تو اس کی کاپی سینیٹ میں پیش کی جانی چاہیے تھی، اگر یہ وہ نہیں ہے تو پھر اس کی کوئی value نہیں ہے۔ اگر ایک summary گئی اور وزیراعظم اس summary سے agree نہیں کرتے تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اس دن چیئر مین صاحب اجلاس کی صدارت کر رہے تھے تو انہوں نے commitment کی کہ ہم یہ چیز in

writing دیں گے اور یہ کام ہو گیا، آپ اپنے secretariat میں دیکھ لیں، ان کے پاس جو report آئی ہے وہ اسی summary کی آئی ہوئی ہے جو Finance Division, M/o Petroleum and Cabinet Division نے وزیراعظم کو بھیجی ہے۔ اب اس کی واپسی کا کوئی پتا نہیں ہے کہ کیا کرنا چاہتے ہیں اور کیا نہیں کرنا چاہتے، یہ کام ہو گیا یا نہیں ہوا۔ جب وزیراعظم سعودی عرب میں تھے تو یہ summary انہیں گئی تھی، اب وہ سعودی عرب سے واپس آگئے ہیں اور یہاں موجود ہیں۔

جناب چیئرمین! میں نے وزیراعظم صاحب کے خلاف ایک privilege motion بھی جمع کروایا تھا اور Senate Secretariat نے انہیں بھیجا کہ اس کا جواب دیں، اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔ خدا را! آپ جمہوریت کیسے چلائیں گے؟ وزیراعظم یا اس کے آدمی ایک چیز کو پڑھتے ہی نہیں ہیں۔ میں نے جو privilege motion جمع کروایا تھا اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ میں نے کئی مرتبہ letters لکھے، Leader of the House and Leader of the Opposition، سب کو پتا ہے۔ جب ان کا کوئی جواب نہیں آیا تو پھر میں نے ان کے خلاف privilege motion جمع کروایا۔ اس دن Leader of the House موجود نہیں تھے Leader of the Opposition موجود تھے تو مجھے چیئرمین صاحب نے کہا کہ ہمیں یہ ان کے پاس بھیجے دیں تاکہ اس پر جواب آئے، آج تک اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔ اگر Prime Minister Secretariat کا یہ حال ہے، یہ good governance ہو اور پارلیمنٹ کے ساتھ ایسا رویہ رکھا جائے تو آپ مجھے بتائیں کہ پھر ہم کسی اور سے کیوں شکوہ کریں کہ کوئی سازش کر رہا ہے، ہم کسی کو کیوں مورد الزام ٹھہرائیں کہ کچھ لوگ جمہوریت کو derail کرنا چاہتے ہیں۔ جب ہم خود اپنے پاؤں پر کلھاڑی مارتے ہیں تو اس کے ذمہ دار بھی ہم ہی ہیں۔

جناب والا! مجھے معلوم نہیں کہ ان کے advisors کیسے لوگ ہیں، کون سے لوگ انہیں advice دیتے ہیں۔ یہ پارلیمنٹ آپ کی ہے، اگر کنٹینر پر لوگ آگئے تھے تو اس وقت یہ پارلیمنٹ آپ کے ساتھ کھڑی ہوئی تھی، یہ پارلیمنٹ آپ کے ساتھ نہیں تھی بلکہ جمہوریت، آئین اور پارلیمنٹ کو بچانے کے لیے کھڑی ہوئی تھی۔ خدا را! آپ ایسے کیوں کر رہے ہیں؟ ان کا 1997-98 میں بھی یہی حال تھا، اب بھی اگر ایسی ہی صورت حال ہوگی تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ پھر کیا ہوگا؟ پھر وہی ہوگا جو منظور

خدا ہو گا۔ ہم لوگ تو جا رہے ہیں لیکن ہم آپ کے لیے دعا ہی کر سکتے ہیں۔ مشاہد اللہ صاحب! میں آپ کے لیے دعا ہی کر سکتا ہوں کہ آپ مجھے کہیں سلاخوں کے پیچھے نظر نہ آئیں، ایسا نہ ہو کہ کسی دن میں صبح اخبار میں پڑھوں کہ آپ سلاخوں کے پیچھے چلے گئے ہیں۔ آپ ہمارے ساتھی ہیں، آپ نے بھی جمہوریت کے لیے قربانیاں دیں ہیں لیکن آپ کے advisors جو کچھ کر رہے ہیں، وہ صحیح نہیں کر رہے۔ میں نے یہ بات 1998 میں بھی کہی تھی، مشاہد حسین صاحب اُدھر بیٹھے تھے تو انہوں نے کہا کہ آپ کو کیسے پتا تھا کہ ایسا ہونے والا ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ جب آپ عوام سے کٹ جائیں، پارلیمنٹ سے کٹ جائیں، جب آپ کسی رکن کی بات تک نہ سنیں، جب آپ عوام کی بات نہیں سنیں گے تو اس کے جواب میں یہ کام تو ہو گا۔

جناب والا! میں ان سے پھر درخواست کرتا ہوں کہ آپ لوگ اس ایوان، اس پارلیمنٹ کو، اس آئین اور اس federation کو ایک حیثیت دیں تاکہ جمہوریت آگے چلے۔ اچھی بات ہے کہ ہم جا رہے ہیں اور ہماری جگہ دوسرے منتخب لوگ آ رہے ہیں، یہ خوشی کی بات ہے۔ 1999 میں ہم چلے گئے تو اس وقت اندھیرا ہو گیا تھا، ہم اس کی favour میں نہیں تھے لیکن آج ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ اور لوگ واپس آ رہے ہیں۔ میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ یہ رویہ change کریں، جمہوری رویہ اپنائیں تاکہ ملک میں good governance ہو، لوگوں کے کام ہوں، ان کے لیے مشکلات نہ پیدا کریں بلکہ ان کے لیے آسانیاں پیدا کریں تاکہ جمہوریت پر لوگوں کا اعتماد بڑھے۔

جناب قائم مقام چیئر مین: چانڈیو صاحب۔

سینیٹر مولا بخش چانڈیو: شکریہ، جناب چیئر مین! میں نے جو گزارشات کرنی تھیں وہ کل کر دیں لیکن کل سے سیاسی ماحول میں ایک تبدیلی آئی ہے، میں یہاں اس کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ سینیٹ کی چھ سالہ مدت کا آج آخری دن ہے۔ زندگی میں کیا لکھا ہے، اس کا تو کچھ معلوم نہیں ہے لیکن میں حال کی بات کر رہا ہوں۔ جناب والا! میں جس تبدیلی کی وجہ سے آج بات کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ کل میں نے سنا کہ رضار بانی صاحب کو اپوزیشن جماعتوں نے متفقہ طور پر چیئر مین سینیٹ کے لیے نامزد کیا اور جب ہم اعزاز احسن صاحب کے کھانے پر گئے تو وہاں پتا چلا کہ وزیراعظم صاحب نے بھی اعلان کیا ہے کہ ہم ان کی حمایت کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئر مین: چانڈیو صاحب! اس پر کافی لوگ بولنا چاہتے ہیں، آپ کی مہربانی ہوگی، پہلے ایک motion move کر لیں، اس کے بعد آپ کو موقع مل جائے گا۔

سینیئر مولا بخش چانڈیو: جناب چیئر مین! پھر ہمارے ساتھ معاملہ کچھ اور ہو جاتا ہے، ایک مرتبہ بٹھا دیا جائے تو پھر ہم اٹھ نہیں سکتے۔

جناب قائم مقام چیئر مین: میں نے سمجھا کہ آپ کسی اور issue پر بات کریں گے۔

سینیئر مولا بخش چانڈیو: جناب والا! ہماری عمر ایسی ہو گئی ہے کہ اگر آپ ہمیں ایک مرتبہ بٹھا دیں گے تو پھر ہم اٹھ نہیں سکیں گے۔

Mr. Acting Chairman: Chandio sahib! please don't take it personal,

چلیں ٹھیک ہے، آپ اپنی بات مکمل کر لیں۔

سینیئر مولا بخش چانڈیو: جناب چیئر مین! میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ وہاں پتا چلا کہ میاں نواز شریف صاحب نے بھی ان کی حمایت کا اعلان کیا ہے، میں میاں صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ آج آپ بھی نیئر بخاری بن گئے ہیں، حالانکہ آپ کو مزے کی باتیں سن کر مزہ آتا ہے، آپ کا اس کلاس میں جو period ہوتا ہے، ایسا period دوسرے کسی استاد کا نہیں ہوتا۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ خوش آئند بات ہے۔ یہ پاکستان کی سیاست میں ایک بہتر بات ہے کہ ہم اختلافات کے باوجود قومی معاملات پر اگر مفاہمت کی راہ اختیار کریں گے تو ملک کے اداروں کے لیے اور جمہوریت کے لیے بہتر ہوگا۔ آج آپ کا بھی آخری دن ہے اور آپ بھی اپنی کرسی کا جاہ و جلال دکھانا چاہ رہے ہیں ورنہ پہلے آپ ایسے نہ تھے۔ میں ذاتی طور پر رضاربانی صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میاں رضاربانی صاحب میرے دوست، بھائی، میری جدوجہد کے ساتھی ہیں۔ سندھ کیبنٹ میں ہم دونوں شریک رہے۔ میں رضا صاحب کی سوچ کو جانتا ہوں۔ وہ کن دنوں میں، کس انداز سے اداس ہوتے ہیں، مجھے پتا ہے۔ کس بات سے وہ خوش ہوتے ہیں، یہ بھی جانتا ہوں۔ وہ باتیں کس موڈ میں کر رہے ہیں، ان کے ذہن میں کیا بات ہے، وہ غصے میں ہیں یا وہ ٹھنڈے ہیں، میں ان کی طبیعت، ان کے نظریات سے اچھی طرح واقف ہوں۔

وہ ہمارے روشن خیال، ترقی پسند سوچ کے حامل ساتھی ہیں۔ انہوں نے کسی مرحلے پر اپنی سوچ کو نیچے نہیں ہونے دیا۔ جہاں بھی اختلاف کرنا ہو وہاں اختلاف کیا۔ اگر دکھ کا اظہار کرنا ہو تو وہ بھی کر دیا لیکن اپنی ترقی پسند سوچ، مزدور دوست سوچ اور عوام دوست سوچ کو انہوں نے کبھی نہیں چھوڑا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔

سینیٹر مولانا بخش چانڈیو: میں کل نہیں تھا۔ میں ابھی اپنی بات ختم کرتا ہوں۔ میں نے اپنی سیاسی زندگی میں کوشش کی ہے کہ کوئی مجھے سٹیج پر بھی پرچی نہ دے اور میں اپنے وقت پر ختم کروں، کوشش میری ہی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ نے اپنے وقت سے پہلے شروع کیا ہے۔

سینیٹر مولانا بخش چانڈیو: کل راجہ صاحب نہیں تھے۔ میں ایک پل کے لیے ان کی بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں آپ سے بھی کہتا ہوں کہ آپ نے بھی ہاؤس کو جس زندہ دلی سے چلایا ہے وہ ہمیشہ یاد رہے گا۔ میں آپ کے متعلق یہ باتیں اس لیے کر رہا ہوں کہ آپ مجھے thank you نہ کریں بلکہ میری بات سنیں۔ آپ نے جس انداز سے سینیٹ کا ہاؤس چلایا ہے یہ ہمیشہ یاد رہے گا۔ مجھے جو اچھے دن، اچھی گھڑیاں یاد آئیں گی ان میں آپ کا سینیٹ کی کارروائی چلانا بھی شامل ہے۔ آپ Chair پر بیٹھ کر بھی پارٹی سے منسلک رہے ہیں، یہ آپ کے دور کی خاص بات ہے جو ہمیشہ یاد رہے گی۔

میں راجہ ظفر الحق صاحب سے بھی کہتا ہوں کہ اپنی جوانی میں مجھے ان سے بڑا اختلاف رہا ہے۔ ان سے واقفیت نہیں تھی، تعلق نہیں تھا اس کے باوجود بھی میری ان سے ناراضگی رہتی تھی جس کی وجہ ان کو بھی پتا ہے اور میں بھی جانتا ہوں کہ میں ایسا تھا۔ مجھے ان پر اب کوئی غصہ نہیں لیکن یہاں سینیٹ میں آکر میں نے ان کو بالکل مختلف دیکھا ہے۔ میں ان کا شکر گزار ہوں اور راجہ صاحب بھی ہمیں ہمیشہ یاد آئیں گے۔ لیکن میں ان سے یہ کہتا ہوں کہ اس دن میں نے تقریر کرتے ہوئے جو ادھر سے کہا تھا کہ، میلے ہو جاؤ گے پاپیوں کے پاپ دھوتے دھوتے۔ آپ وزیروں کی معافیاں کب تک مانگتے پھریں گے، مجھے نہیں پتا۔ ہر وزیر کے پاپ دھوتے دھوتے آپ بھی گڑبڑ ہو جائیں گے۔

میں آپ کا شکر گزار ہوں، اپنی بہنوں کا شکر گزار ہوں، میں سب کا شکر گزار ہوں۔ مجھے بے پناہ پیار ملا ہے۔ بس اس وقت میں راجہ صاحب، آپ کے لیے کھڑا ہوا تھا۔ اچھا ہوا، دیکھیں کہ میں نے آپ کی بات کی اور آپ نے مجھے ٹوکا نہیں۔ میرے بھائی، میرے دوست، میرے ساتھی، رضا ربانی صاحب ہمارے لیڈر بھی ہیں، ان کے لیے چند کلمات کہنے کے لیے بھی میں نے ضرور کھڑا ہونا تھا۔ اللہ آپ کو خوش رکھے۔ "یار حیاتی، صحبت باقی"، زندگی رہی تو پھر آپ سے ملاقاتیں ہوتی رہیں

گی۔ یہ کوئی جدائی کی یا ناراضگی کی بات نہیں ہے۔ جس وقت جس کو کام کرنے کا موقع ملے گا وہی کرے گا۔ ہمیں جو وقت ملا ہم نے ایمانداری سے کوشش کی۔ کچھ کمی رہ گئی ہوگی۔ جن جن کو میری گفتگو کی وجہ سے مجھ سے کوئی ناراضی ہو، آپ میں بہت سارے لوگ ہمارے سندھیوں کے ہاتھ باندھنے پر ناراض ہوتے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ میں معافی چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں، نہیں آپ سے کوئی ناراض کیسے ہو سکتا ہے۔ سینیٹر مولا بخش چانڈیو: یہ محبت کی بات تھی۔ اللہ آپ کو خوش رکھے، اللہ شاد و آباد رکھے۔ اللہ پاکستان کے وفاق کو قائم و دائم رکھے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بہت مہربانی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی خوش رکھے۔ سینیٹر مولا بخش چانڈیو: اللہ حکمرانوں کو ہدایت دے کہ وہ قوموں کے حقوق کو سمجھیں، قوموں کے وسائل کو ان کے وسائل سمجھیں۔

Mr. Acting Chairman: Now, item No.2 please. Senator Nasreen Jalil *sahiba*. She is not here. Osman Saifullah *sahib*, please move item No.2.

**Motion moved by Senator Osman Saifullah Khan regarding
condonation of Delay Of report of the Standing
Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs,
Statistics and Privatization.**

سینیٹر عثمان سیف اللہ خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

I beg to move on behalf of Chairperson, Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization, to move that under sub-rule(1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the delay in presentation of Report of the Committee on the Bill to amend and consolidate law for the regulation of the securities industry and the protection of investors [The Securities Bill, 2015], be condoned till today.

Mr. Acting Chairman: It has been moved that under sub-rule(1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the delay in presentation of Report of the Committee on the Bill to amend and consolidate law for the regulation of the securities industry and the protection of investors [The Securities Bill, 2015], be condoned till today.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: Please move item No.3.

Presentation of Report of the Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization.

Senator Osman Saifullah Khan: On behalf of the Chairperson Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization, I beg to present report of the Committee on the Bill to amend and consolidate law for the regulation of the securities industry and the protection of investors [The Securities Bill, 2015].

Mr. Acting Chairman: Report has been presented and copies of the report may be laid on the table. Please move item No.4.

Presentation of report of the Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization.

Senator Osman Saifullah Khan: On behalf of the Chairperson Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization, I

present report for the period from June, 2012 to March, 2015.

Mr. Acting Chairman: Report stands presented and copies of the report may be laid on the table of the House.

There is a Calling Attention Notice at Serial No.5, in the name of Senator Saeed Ghani, Farhatullah Babar, Muhammad Daud Khan Achakzai Advocate, Nawabzada Saifullah Magsi and Baz Muhammad Khan. Please proceed.

Calling Attention Notice moved by Senators Saeed Ghani, Farhatullah Babar, Muhammad Daud Khan Achakzai Advocate, Nawabzada Saifullah Magsi and Baz Muhammad Khan.

سینیٹر سعید غنی: میں اس پر کل بھی بات کر چکا ہوں۔ اگر آپ کہیں تو دوبارہ کر لیتا ہوں۔

Mr. Acting Chairman: Please go ahead.

سینیٹر سعید غنی: میں نے کہا ہے کہ میں اس پر کل بھی بات کر چکا ہوں۔ میرا خیال ہے اس پر بابر صاحب بات کرنا چاہتے ہیں کیونکہ یہ بھی mover ہیں۔
جناب قائم مقام چیئر مین: وہ نہیں بولنا چاہتے۔ عباس آفریدی صاحب! آپ اس کا جواب دینا چاہتے ہیں تو دے دیں۔

سینیٹر عباس خان: جناب شکریہ۔ جب یہ Presidential Order آیا تو مختلف آوازیں اور آراء آئیں کہ یہ رات کے اندھیرے میں آیا اور کیوں آیا۔

جب اس کو دیکھا گیا، جب وزیر اعظم صاحب کے سامنے یہ بات آئی کہ جمہوریت کا main concept یہ ہے کہ one man one vote. اگر آپ دیکھیں کہ وزیر اعظم کا بھی الیکشن ہوتا ہے تو one man one vote ہوتا ہے۔ صدر صاحب کا الیکشن ہو تو وہاں بھی one man one vote ہوتا ہے، صوبائی اسمبلیوں کے الیکشن ہوتے ہیں تو وہاں بھی

one man one vote ہوتا ہے، وزیر اعلیٰ منتخب ہوتا ہے تو one man one vote کے اصول پر ہوتا ہے۔

جب یہ بات آئی کہ اس کو دیکھا جائے اور جب بات 1973 کے آئین کی آئی تو اس میں بھی الیکشن کا بنیادی عنصر one man one vote ہی ہے۔ جب جمہوریت کا تجربہ کیا جاتا ہے تو وہ بھی one man one vote کے نظریہ پر کیا جاتا ہے۔ جب وزیر اعظم صاحب کے سامنے یہ بات آئی کہ یہ ایک issue آیا ہے کہ 2002 کا قانون جو ایک ڈکٹیٹر کے دور میں بنا جس میں فٹا کے ایک ممبر کو چار ووٹ کا حق دیا گیا، یہ آئین کی خلاف ورزی ہے۔ آئین نے صدر صاحب کو فٹا کے لیے ہر قسم کا اختیار دیا ہوا ہے کہ وہ کوئی بھی قانون بنائیں۔ جب اس کا تجربہ کیا گیا اور اس پر سوچا گیا کہ یہ 1973 کے آئین کی خلاف ورزی ہے۔ ایسا قانون strike down کیا جاسکتا ہے۔

جب ہم بیٹھے تو حکومت کی دو مختلف آراء تھیں۔ ایک رائے یہ تھی کہ اگر ہم اس کو اس وقت لائیں تو یہ کہا جائے گا کہ یہ اس وقت کیوں لایا گیا، اس سے یہ مسائل ہوں گے، وہ ہوں گے۔ پھر وزیر اعظم صاحب کی دوسری رائے تھی کہ میں ایسا کوئی کام کرنا نہیں چاہتا۔ اگر کوئی اچھا کام اس وقت بھی ہو سکتا ہے جس سے آئین کی بہتری ہو سکتی ہے اور sitting چار سینیٹرز اور آنے والوں کو کل کوئی مشکلات نہ ہوں اور ایسا کوئی قانون ان کو hit نہ کرے تو کیوں نہ اس کو بہتر کر دیا جائے کہ فٹا کے لوگ صحیح طریقے سے اس ہاؤس کے ممبر بنیں اور ان کو مشکلات کا سامنا نہ ہو۔

جب انہوں نے یہ motion move کی تو اس میں ہم نے ایک خاص بات یہ بھی دیکھی اور ہم یہ بات آج اس لیے کرنا چاہتے ہیں کہ مشرف کے اس قانون کو ہم نے پہلی دفعہ دیکھا کہ لوگ اس کی support کر رہے تھے کہ یہ ہونا چاہیے، یہ بار بار ہونا چاہیے لیکن حکومت کا ارادہ یہ تھا کہ جب ہم اٹھارہویں ترمیم لائے اور اس کے بنانے والے ہمارے آئندہ ہونے والے چیئرمین صاحب تھے جن کو میں مبارکباد بھی دینا چاہتا ہوں، ان کو زیادہ پتا ہوگا، مجھے اس کی تفصیلات معلوم نہیں ہیں۔ اس میں کچھ چیزوں کو حمایت حاصل تھی کہ ان چیزوں کو protect کیا جائے اور ان کو آگے لایا جائے لیکن کچھ چیزوں کو support نہیں کیا گیا جن میں 2012 کا سینٹ میں فٹا کا الیکشن اور آنے والا الیکشن بھی شامل ہے۔ جب وزیر اعظم صاحب کے سامنے یہ بات کی گئی اور ان کو بتایا

گیا کہ one man, one vote اصل جمہوریت ہے اور یہی اس کی روح ہے۔ جس طرح صوبے میں ایک، دو، تین priorities ہوتی ہیں تو فائنا میں بھی اس طریقے کو اپنایا جائے تاکہ ایک اچھا اور صاف ستھرا الیکشن ہو سکے اور Members کو ان حالات سے بچایا جاسکے اور ان کو مشکلات نہ ہوں۔ ہم نے یہ کام کیا ایک اچھی سوچ سے، اچھی نظریے سے، اور ہوا۔ اس کے آنے کے ساتھ کل دوبارہ اے این پی اور پیپلز پارٹی کی یہ demand تھی کہ اس کو واپس لیا جائے، کہ جو مشرف کا قانون ہے اسی کو جاری رکھا جائے اور اسی طریقے سے کیا جائے جو مشرف نے بنایا۔ وزیراعظم صاحب نے دوبارہ کہا کہ جو جمہوریت کی بھلائی کے لیے ہے، آپ جو کہیں گے، بیٹھ کر دیکھ لیں، جو راستہ نکلتا ہے، جو آپ کی خواہشات ہوں گی، جیسے میں نے صوبے میں حکومت دے دی ان کی اکثریت کے ساتھ۔ میں چاہتا ہوں کہ consensus سے ماحول چلتا رہے، ایک اتفاق رائے سے چلتا رہے۔ ہم چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین کو بھی اتفاق رائے سے بنائیں۔ اس قانون کے مسئلے میں بھی ہماری intention اچھی تھی، اس کو برانہ لیا جائے۔ قانون کے کچھ تقاضے تھے ان کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ sitting Senators اور آنے والوں کے لیے مسئلہ نہ بنے۔ اس لیے کیا گیا تھا کہ آنے والے میرے سینیٹروں کے لیے بھلائی ہو، کوئی ایسا نظام نہ آئے کہ ان کے لیے کچھ مشکلات ہوں۔ میں ان کے لیے دعا کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ جی سعید غنی صاحب، کس مسئلے پر، Point of Order ہے؟

سینیٹر سعید غنی: جناب! میرا Calling Attention Notice تھا اسی لیے میں تھوڑی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ابھی تو آپ نے کہا کہ میں نے پہلے بات کی۔

سینیٹر سعید غنی: جناب! میں سوال تو اٹھا سکتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، بات کریں۔

Senator Saeed Ghani

سینیٹر سعید غنی: جناب! میری گزارش یہ ہے جو وزیر صاحب نے فرمایا، ممکن ہے ان کے پاس زیادہ اطلاعات ہوں گی، وہ صحیح فرما رہے ہوں گے۔ جو بات کل کی گئی تھی وہ تھوڑی سی مختلف تھی۔ دیکھیں نظام یہ اچھا ہے یا پہلے والا اچھا تھا، اس پر بحث ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے یہ اچھا ہو، ممکن ہے وہ اچھا ہو۔ میں نے یہ بات کل بھی کہی تھی۔ سوال یہ ہے کہ جس وقت اس قانون میں ترمیم کی گئی، کیا اس وقت کے بعد الیکشن کمیشن اس بات کا پابند تھا کہ اس پر عمل درآمد کرائے اور شروع ہو جانے والی پولنگ کو روک دے۔ کیونکہ اگر حکومت کوئی قانون بناتی ہے، اس کا Gazette Notification issue ہوتا ہے، وہ الیکشن کمیشن کے پاس جاتا ہے۔ الیکشن کمیشن اپنے Returning Officers کو forward کرتا ہے کہ اس قانون کے تحت آپ نے الیکشن کروانا ہے۔ ہماری معلومات کے مطابق پانچ تاریخ کو پرانے طریقہ کار کے مطابق انتخابات کا آغاز ہو چکا تھا، ریٹرننگ آفیسر تعینات ہو گئے تھے، ووٹرز آگئے تھے اور امیدوار آگئے تھے۔ جو ترمیم کی گئی تھی وہ لاکر ریٹرننگ آفیسر کو دی گئی کہ جناب! آپ اس قانون کے مطابق کرائیں۔

اب اس میں قانونی سوال یہ ہے کہ الیکشن کمیشن کی رائے کے بغیر اور جب الیکشن کمیشن تین دن کے بعد کہتا ہے کہ اس قانون کے اندر بڑی ambiguity ہے، اس سے الیکشن کرانا ممکن نہیں۔ وہ دوبارہ حکومت کو بھیجتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو قانون بنایا گیا وہ ناقابل عمل تھا اور اس پر الیکشن کارو کنا غلط ہے، سوال تو یہ ہے۔ اب اگر الیکشن روکا گیا ہے اس کی کیا قانونی حیثیت ہے اور الیکشن کمیشن جب تین دن کے بعد یہ کہتا ہے کہ اس نئی ترمیم کے مطابق الیکشن کرانا ممکن نہیں ہے تو وہ الیکشن کہاں جائے گا؟ کل 12 مارچ کو چیئر مین سینیٹ کا الیکشن ہے، اب تو ممکن نہیں ہے۔ لیکن بہتر یہ ہوتا کہ اس سے پہلے الیکشن ہو جاتا۔

جناب قائم مقام چیئر مین: جی عباس صاحب۔

جناب عباس خان آفریدی: آئین نے صدر صاحب کو اختیار دیا ہے کہ وہ کسی وقت بھی قانون سازی کر سکتے ہیں۔ آئین میں کسی جگہ یہ نہیں لکھا ہے کہ صدر صاحب پر کوئی قدغن ہے کہ وہ قانون سازی وقتاً فوقتاً نہیں کر سکتے، یہ تو پہلا سوال ہوا۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ اصلاحات۔

الیکشن کمیشن نے کہا کہ جو ان کے اعتراضات ہیں، ان کو حکومت، جو بھی ٹھیک کرے گی۔ لیکن ابھی بات اس سے آگے چلی گئی ہے کیونکہ حکومت یا اے این پی والوں کی، جو demands تھیں اس پر حکومت چل رہی ہے، اس کا نتیجہ جو بھی نکلے اللہ خیر کرے۔

جناب قائم مقام چیئر مین: جی زاہد صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: اس کا جواب تو کم از کم دے دیں کیونکہ Adjournment Motion تھا۔

جناب قائم مقام چیئر مین: اس پر آپ پر سو بات کریں۔ نہیں، نہیں پر سوں۔ راجہ صاحب۔ مشاہد اللہ صاحب آپ جواب دیں، آج ہی ان کو جواب چاہیے۔

سینیٹر میاں رضار بانی: میں تو سوچ رہا ہوں، مجھے سب سے زیادہ تکلیف زاہد خان کے جانے کی ہے۔ ان کے جانے کی نہ ہوتی تو پرسوں کر لیتے۔ کوئی شور کرنے والا بھی نہیں ہوگا، میں تو اتنا mississ کروں گا آپ یقین کریں کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ شیخ آفتاب صاحب نے ذمہ داری لی تھی۔ انشاء اللہ آئندہ تین سال بعد منتخب بھی کرائیں گے اور پھر اس کا in writing جواب آپ کو دیں گے۔

جناب قائم مقام چیئر مین: جی بابر صاحب۔

Senator Farhatullah Babar

سینیٹر فرحت اللہ بابر: شکریہ، جناب چیئر مین! میں بڑی مختصر بات کروں گا۔ مجھے تعجب ہے کہ فاضل وزیر صاحب اس بات کو ویسے ہی طول دینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے یہ تو ضرور کہا کہ یہ معاملہ دوبارہ وزیراعظم صاحب کے سامنے رکھ دیا گیا تھا اور بقول ان کے، وزیراعظم صاحب نے خود اس بات کا اقرار کیا کہ ہاں جو درست اور مناسب ہو وہی کیا جائے۔ وزیر صاحب! آپ سیدھی سادی بات کیوں نہیں بتاتے؟ وزیراعظم صاحب نے غالباً فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ اس صدارتی حکم کو withdraw کروا رہے ہیں۔ اعلان تو حکومت کی طرف سے آج آنا چاہیے تھا لیکن کل وزیراعظم صاحب کی ملاقات ہوئی تھی دوسرے تمام سیاسی لیڈروں کے ساتھ اور indication یہی تھی کہ وہ یہ withdraw کر رہے

ہیں۔ فاضل وزیر صاحب خواہ مخواہ طوالت دے رہے ہیں، ان کو یہاں کھڑے ہو کر اس بات کا اعلان کر دینا چاہیے کہ ہاں حکومت یہ withdraw کر رہی ہے کیونکہ الیکشن کمیشن بھی کہہ چکا ہے کہ اس حکم میں بڑے نقائص ہیں، اس کے تحت انتخابات نہیں ہو سکتے اور ویسے بھی جب انتخاب کے لیے سیٹی بج چکی تھی اور سیٹی بجنے کے بعد قوانین کو تبدیل کرنا نہیں ہو سکتا تھا تو آپ سیدھی سادی بات کریں کہ ہاں یہ withdraw ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام چیئر مین: بابر صاحب، جب وزیر اعظم صاحب اس کو withdraw کر رہے ہیں تو اس پر مزید کیا بحث کریں گے۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: وزیر صاحب یہی بتادیں تو بات ختم ہو گئی۔

جناب عباس خان آفریدی: بابر صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ مشرف کا قانون لاگو کریں تو ان کے کہنے پر مشرف کے قانون کو کل مانا گیا ہے، تو جس طرح ہو گا اسی طرح لے آئیں گے۔ اس کو لاگو کر دیں گے۔

Felicitation by Mr. Acting Chairman regarding Nomination of Senator Mian Raza Rabbani as Chairman, Senate of Pakistan

جناب قائم مقام چیئر مین: میاں رزا ربانی صاحب کا انتخاب جس unanimous طریقے سے ہوا ہے اس کے لیے سب قابل مبارکباد ہیں، جتنی political parties کے heads ہیں۔ یہ ایک اچھی روایت ہے۔ ان کی جو ذاتی شخصیت اور کردار ہے۔ خیر میری تو میاں صاحب کے ساتھ آج سے 30/35 سال کی نیاز مندی ہے۔ ہم دونوں پیپلز پارٹی کے کارکن تھے اور ہیں۔ اچھے وقت دیکھے، برے وقت دیکھے، انتہائی برے وقت دیکھے۔ جو شخصیت آج آپ کو نظر آتی ہے، اب تو عمر کے اُس حصے میں ہیں لیکن جو اصول پسندی، جو ترقی پسندانہ خیالات، یہ آج سے نہیں بلکہ شروع دن سے ہیں۔ میں ان کو ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ میاں نواز شریف صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ہمارے Co-Chairman زرداری صاحب کے nominee کو متہ دل سے اور ایک اچھے اور مذہب انداز سے ان کو لے لیا۔ دوسری political parties کے چوہدری شجاعت صاحب، مولانا فضل

الرحمن صاحب ہیں۔ ایم کیو ایم کے ہمارے دوست ہیں، اے این پی کے ہمارے دوست اسفندیار ولی خان صاحب ہیں، فائز کے ہمارے دوست ہیں، ان سب کا ہم تنہ دل سے شکر گزار ہیں۔

یہ انتخاب جو unanimous ہوئی ہے، یہ اس political reconciliation کی continuity ہے جو شہید محترمہ رانی نے پیش کیا تھا اور ہمارے Co-Chairman جناب آصف علی زرداری صاحب اس reconciliation کی theory پر عمل پیرا ہیں۔ Reconciliation ایک modern theory ہے، civil liberty بھی ایک ایسا سسٹم ہے it was not enough only تو reconciliation کی theory آئی اور باہمی صلاح و مشورہ سے dictatorship کے خلاف، human rights کے خلاف political theory نے بڑا اہم رول ادا کیا ہے۔ اس پر Andrew Schaap نے Ethic of Reconciliation پر بڑا کام کیا ہے، Political reconciliation پر بڑا کام کیا گیا ہے۔ یہ ایک دنیا کا بڑا سسٹم ہے جو workable ہے۔ پاکستان میں اس کی انتہائی ضرورت ہے اس لیے کہ اسی political reconciliation theory کی بنیاد پر جب بھی آصف علی زرداری صاحب نے اس کو implement کیا، اس کو لیا تو اس کے بڑے اچھے نتائج نکلے۔ پچھلے الیکشن میں اس کے اچھے نتائج نکلے۔ آج بھی جو ہمارے الیکشن ہوئے ہیں وہ انتہائی مؤدب طریقے سے، انتہائی اچھے طریقے سے، اس کی بنیاد ہی political reconciliation ہے جو پیپلز پارٹی اور پیپلز پارٹی کے منشور کا حصہ ہے جس کو آصف علی زرداری بڑی ایمانداری اور بڑی عقلمندی سے نبھا رہے ہیں۔ میں اپنے لیڈر، اپنے قائد، اپنے Co-Chairman آصف علی زرداری صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ہر وقت، ہر لمحہ سیاست میں reconciliation کی theory کو اپنا کر کامیابیاں حاصل کی ہیں اور جمہوریت کو مضبوط کیا ہے۔ ایک دفعہ پھر میاں صاحب ہم آپ کے شکر گزار ہیں کیونکہ اس میں کوئی doubt نہیں کہ انشاء اللہ آپ ایوان کو بہت اچھے طریقے سے اور پیپلز پارٹی کا نام روشن کریں گے۔ شکریہ۔ اس پر اگر کوئی بات کرنا چاہے۔ جی ہمایوں خان مندوخیل صاحب۔

Farewell Speeches by the Senators Senator Muhammad Humayun Khan

سینیٹر محمد ہمایوں خان: شکریہ، thank you for giving me the floor. جناب والا! چھ سال پہلے آپ کے ساتھ اور اپنے دوسرے دوستوں کے ساتھ اس ایوان میں منتخب ہو کر آیا، اس وقت میں نے آزاد حیثیت سے حلف لیا، آج اختتامی تقریر، الوداعی تقریر کے وقت، ایک پارٹی کے رکن کی حیثیت سے میں نے PTI join کر لی ہے، میں اس کو on the floor of the House announce کرتا ہوں اور میں نے الیکشن کمیشن کو بھی لکھ کر دے دیا ہے اور انشاء اللہ ہم نیا پاکستان بنائیں گے۔

جناب قائم مقام چیئر مین: اب تو پاکستان بن چکا ہے، اب کیا پاکستان بنائیں گے۔
سینیٹر محمد ہمایوں خان: اس کو اور اچھا کریں گے، آپ اور ہم مل کر کریں گے۔ جناب والا! جب ہم آئے تو اس ہاؤس میں عجیب سے حالات تھے، سال ڈیڑھ تو ہمیں دوستوں کو جاننے میں اور دوستیاں کرنے میں لگے۔ جب وہ ہمارے دوست بن گئے تو تیسرے سال ان کے جانے کا غم، جب وہ گئے تو نئے دوست آئے اور کچھ عرصے تک ہم ان کے ساتھ adjust نہیں کر پارہے تھے ہمیں دوسروں کے جانے کا غم تھا، اب جب ان کے ساتھ دوستیاں ہوئیں تو ہمارے جانے کا وقت آگیا۔
جناب والا! اس ہاؤس میں بہت سی دوستیاں بنائیں، تقریباً کوئی ڈیڑھ دو سو دوست بنے، یہاں بہت کچھ اپنے سینیٹر سے سیکھا جن میں چند نام میں لینا چاہوں گا۔ راجہ ظفر الحق صاحب، اعتر از احسن صاحب، رضار بانی صاحب، افراسیاب خٹک صاحب، مشاہد حسین صاحب، فرحت اللہ بابر صاحب اور مولانا شیرانی صاحب اس کے علاوہ اور بہت سے دوست ہیں سب کا نام فردا آگینا مشکل ہو گا۔ میں نے اس ہاؤس میں بہت کچھ سیکھا، حکومت کیسے ہوتی ہے۔ سیاست کیسے ہوتی ہے، ان چیزوں کو بڑے قریب سے دیکھا۔ چھ سال سے میں PML(N) کا ساتھی رہا، جس کی وجہ سے چار سال اپوزیشن میں رہا اور دو سال حکومت کے ساتھ رہا۔ میری بڑی خوش گوار یادیں ہیں، میں نے اپنے عہدے کے ساتھ کتنا انصاف کیا ہے یہ میرے دوست بتا سکیں گے یا عوام بتا سکے گی لیکن میں نے اپنی حق الامکان کو شش کی کہ اس کے ساتھ انصاف کر سکوں۔ ہماری achievements بہت ہیں، ہم نے ہر اہم issue

پر، جب بھی adjournment motions آئے اس پر ہم نے اپنی رائے دینے کی کوشش کی۔ ملک کے جو مسائل تھے اس پر بھی اپنی رائے دی۔ دہشت گردی ہو، معیشت ہو، چاہے گورننس ہو ہم نے اپنا کردار ادا کیا۔ کمیٹیوں میں ہم نے بڑا فعال کردار ادا کیا، کمیٹیوں میں کوئی پارٹی بازی نہیں ہوتی، اداروں کی accountability کے لیے وہاں کوشش کی جاتی ہے۔ میرے تمام ساتھیوں نے کمیٹیوں میں اچھا کردار ادا کیا۔ چھ سال میں میرا کسی کے ساتھ کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا، میں اپنے تمام دوستوں کا بڑا شکر گزار ہوں۔ میں اپنے دور میں ان دو چیئرمینوں اور ڈپٹی چیئرمینوں کا بھی ذکر کرتا چلوں جن کے ساتھ ہم نے چھ سال گزارے۔ جب ہم منتخب ہو کر آئے اس وقت میں بلوچستان سے آزاد تھا، ولی محمد بادینی صاحب بھی بلوچستان سے آزاد حیثیت سے آئے تھے، اس وقت جو موجودہ چیئرمین ہیں، آج تک تو وہ چیئرمین ہیں، سابقہ چیئرمین فاروق نائیک صاحب تھے، ہمیں کوئی کمیٹی وغیرہ نہیں دی گئی، میں ان کے پاس گیا اور ان سے ناراضگی ظاہر کی، حالانکہ چیئرمین شپ committee strength پر ہوتی ہے تین بندے ہوں تو ایک کمیٹی کی چیئرمین شپ دی جاتی تھی، میں نے جب ناراضی ظاہر کی تو انہوں نے فوراً نوٹس لیا اور انہوں نے شفقت فرمائی اور مجھے Environment Committee کا چیئرمین بنایا لیکن میں نے کہا کہ جب تک اکبر لگی صاحب کو نہیں بناتے میں بھی نہیں بنوں گا۔ انہوں نے میری یہ درخواست بھی قبول کی اور اکبر لگی صاحب کو بھی بنایا، ہم تینوں کو بنایا۔ میں سب کا مشکور ہوں، پیپلز پارٹی نے مجھے بہت عزت دی، میرے بہت اچھے دوست پیپلز پارٹی میں ہیں، مجھے منسٹری کی بھی offer دی گئی چونکہ میں اپوزیشن میں تھا صرف منسٹری کی وجہ سے join نہیں کر سکتا تھا۔ ان کے ساتھ بڑا اچھا interaction رہا۔ میں سمجھتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کی جمہوریت کے لیے، شہید ذوالفقار علی بھٹو اور شہید محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کی جمہوریت کے لیے بڑی contribution ہے، ان دونوں کی جمہوریت کے لیے جانیں چلی گئیں۔ میاں نواز شریف صاحب کی بھی contribution ہے انہوں نے بھی بڑی صعوبتیں برداشت کیں۔ جلاوطنی بھی گزاری۔ ابھی ہم ان دو پارٹیوں سے بھی توقع کرتے ہیں کہ اس change scenario میں اپنا طریقہ کار کو دیکھیں گے، غور کریں گے، بدلنے کی کوشش کریں گے اور نیا پاکستان بنانے کی کوشش کریں گے۔

جناب والا! کچھ چیزیں جو میں سمجھتا ہوں کہ ہم حاصل نہیں کر سکے اور ہماری بڑی خواہش تھی، جس میں سینیٹ کے اختیارات کو بڑھانے کی بات تھی، چاہے وہ money bill pass ہونے کے حوالے سے ہے یا دوسرے حوالے سے ہو وہ اختیارات بھی آنے والے وقتوں میں سینیٹ کو مل جائیں گے۔ میں رضاربانی صاحب کو بھی مبارکباد دیتا ہوں، ان کی شخصیت غیر متنازعہ ہے، اس پر تمام لوگ متفق تھے، کل ہمارے قائد عمران خان صاحب نے بھی ان کی شخصیت کی تعریف کی ہے۔ اس کے علاوہ ایک دھکیہ ہے کہ پچھلی حکومت نے گوادر سے کاشغر روٹ پر جو option بنایا تھا، اس کو اس حکومت نے تبدیل کیا ہے جو کہ بلوچستان کے حق میں نہیں ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ گوادر بلوچستان کا حصہ ہے اور بلوچستان کی وجہ سے ہی ملک کو فائدہ مل رہا ہے۔ بلوچستان میں نہ agriculture ہے نہ انڈسٹری ہے اور نہ کوئی اور کاروبار ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس کا فائدہ بلوچستان کو ملنا چاہیے تھا اب اس کو تبدیل کیا گیا، میں حکومت سے درخواست کرتا ہوں کیونکہ اس کو خیر پختو نخوا اسمبلی اور بلوچستان اسمبلی نے بھی قرارداد پاس کی ہے کہ اسی روٹ کو جو گوادر سے کوئٹہ ٹوب اور ڈی آئی خان والا روٹ ہے، اسی کو ہی روٹ بنائیں تاکہ اس سے بلوچستان اور خیر پختو نخوا کو فائدہ حاصل ہو۔ آخر میں آپ کا، تمام دوستوں کا، آپ کے تحت ہمیں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ جب بھی میں نے آپ سے floor مانگا آپ نے کبھی انکار نہیں کیا، آپ کے ساتھ پرانی فیملی دوستی بھی ہے جو آج سے نہیں، بہت پرانی اور بلوچستانی ہونے کے حوالے سے بھی ہے میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں، جان جمالی صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ انہوں نے بھی آپ کی طرح بڑی شفقت فرمائی۔ میں تمام بہنوں کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر میری کسی بات سے کسی کی دل آزاری ہوئی ہے یا خفگی ہوئی ہو تو میں تہہ دل سے ان سے معافی مانگتا ہوں، معذرت کرتا ہوں۔ سب لوگوں کا بہت بہت شکریہ، انہی جذبات کے ساتھ اس ایوان سے رخصت چاہوں گا، شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئر مین: شکریہ، ابھی تو بیٹھیں اکٹھے نکلیں گے۔ انجینیئر رشید صاحب، وہ ہمیشہ کم بولتے ہیں، وہ بولتے ہی نہیں ہیں۔ جی رشید صاحب۔

Senator Engr. Malik Rashid Ahmed Khan

سینیٹر انجینیئر ملک رشید احمد خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئر مین! کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں چند الفاظ فائدا کے حوالے سے جو پچھلے دنوں پانچ تار تکی رات کو

واقعہ ہوا، جو آرڈیننس آیا اس پر ایک دو باتیں کروں گا، آخر میں الوداعی الفاظ بولوں گا۔ جناب چیئر مین! پانچ تاریخ کو جو واقعہ ہوا میں سمجھتا ہوں کہ یہ فائنا کے حوالے سے اس ایوان اور قومی اسمبلی کی بڑی نالائقی ہے۔ اس بات پر کبھی زور نہیں دیا گیا کہ فائنا کے حوالے سے بھی کچھ ایسی policies بنائی جائیں تاکہ فائنا کے لوگ ان policies کے مطابق اپنی زندگی گزاریں۔ فائنا کے معاملات کو صرف ایک یا دو شخصیات پر نہیں چھوڑنا چاہیے بلکہ سینیت اور قومی اسمبلی کے دونوں ایوانوں میں اس پر بحث ہونی چاہیے تاکہ فائنا کے لوگ بھی اس ملک کے دوسرے صوبوں کے برابر ہو سکیں، ان کے پاس بھی آگے جانے کا راستہ ہو اور وہ بھی ترقی کا سفر کر سکیں۔

جناب چیئر مین! اس دن ہدایت اللہ خان نے شکوہ کیا کہ پانچ تاریخ کو جو Ordinance جاری ہوا، اس پر بات کیوں نہیں ہوئی؟ جناب رضار بانی صاحب کی کاوشوں سے اٹھارویں ترمیم منظور ہوئی لیکن اس وقت کے ہمارے MNAs or Senators نے اس میں دلچسپی نہیں لی، وہ لوگ جن کے پاس اختیار تھا، ان لوگوں نے اس میں دلچسپی نہیں لی کہ فائنا کے معاملات کو بھی اس ترمیم میں discuss کرتے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ جو ہمارے اپنے لیڈران منتخب ہوتے ہیں، وہ بھی دلچسپی نہیں لیتے، اس کے علاوہ اگر ہمارے یہ ایوان اس میں دلچسپی نہیں لیں گے تو پھر فائنا کی ترقی ممکن نہیں ہو گی۔ جناب والا! میں آپ کا، جناب نیر حسین بخاری صاحب کا مشکور ہوں کہ ہم نے آپ لوگوں کے ساتھ بہت اچھا وقت گزارا، ہم نے آپ لوگوں کے ساتھ سفر کیا، ہم آپ کے ساتھ بارہ سالوں سے یہ سفر کر رہے ہیں۔ ہم لوگوں نے آپ کے ساتھ جو وقت گزارا اس سے ہم مطمئن ہیں لیکن ہم چاہتے ہیں کہ فائنا کے لیے کچھ کیا جائے، فائنا کے معاملات میں دلچسپی لی جائے، فائنا کے معاملات ایک، دو شخصیات پر نہ چھوڑے جائیں بلکہ اس floor پر ان کے فیصلے ہونے چاہئیں، majority میں فیصلے ہونے چاہئیں، پارٹیوں کے فیصلے ہونے چاہئیں۔ فائنا سے منتخب ہو کر آنے والے نمائندوں سے مشاورت ہونی چاہیے اس میں پارٹیاں دلچسپی لیں۔

جناب چیئر مین! ہمارے نئے آنے والے چیئر مین میاں رضار بانی صاحب ایک جمہوریت پسند پاکستانی ہیں۔ ہم نے انہیں دیکھا کہ اگر یہاں اٹھارویں ترمیم کے خلاف کوئی بات آئی تو یہ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے اپنی پارٹی کی بھی مخالفت کی۔ اللہ کرے ایسے ہی لوگ آگے آئیں اور اس ملک کو چلائیں۔ جناب چیئر مین! میں سینیت کے تمام بھائیوں اور بہنوں کا مشکور ہوں جن کے ساتھ ہم نے اچھا وقت

گزارہ۔ اگر ہم سے سینیٹ میں، اس ایوان میں کوئی ایسی بات ہو گئی ہو جس سے یہ ناراض ہو گئے ہوں تو ہم ان سے معافی مانگتے ہیں۔ میں آپ تمام لوگوں کا مشکور ہوں۔ شکریہ۔
جناب قائم مقام چیئر مین: شکریہ، حاجی صاحب۔

Senator Haji Ghulam Ali

سینیٹر حاجی غلام علی: شکریہ، جناب چیئر مین! میں سب سے پہلے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کل ہونے والے اچھے واقعے کا جو تاثر پورے پاکستان، تمام سیاسی جماعتوں، تمام دنیا کو گیا کہ میاں رضا ربانی صاحب بلا مقابلہ اس ایوان کے چیئر مین نامزد ہوئے اور انشاء اللہ منتخب ہو جائیں گے۔ یہ پاکستان میں جمہوریت کی ایک بہت بڑی کامیابی ہے کہ آج سے آٹھ مہینے پہلے چودہ اگست کو ایک قوت نے جب اسلام آباد پر یلغار کا پروگرام بنایا، ان ایوانوں پر چڑھائی کی، وزیراعظم ہاؤس پر چڑھائی کی، پی ٹی وی کی عمارت پر چڑھائی کی اور پاکستان کی تمام سیاسی قوتوں نے جن میں پاکستان پیپلز پارٹی بھی شامل تھی جو اس ایوان کی سب سے بڑی پارٹی تھی، اس جمہوریت کے لیے بہت بڑا قرض ادا کیا اور تمام سیاسی جماعتیں اس پارلیمنٹ اور جمہوری سسٹم کے لیے ایک آواز بن کر کھڑی ہوئیں تو ان تمام قوتوں کو شکست ہوئی۔ آج محترم جناب میاں محمد نواز شریف صاحب نے اس قرض کو دگنا گنا ادا کیا اور رضا ربانی صاحب پر اعتماد کا اظہار کر کے یہ ثابت کر دیا کہ آج اپوزیشن کی طرف سے کوئی نام آئے یا حکومت کی طرف سے کوئی نام آئے، اب وہ وقت چلا گیا کہ جب لوگ ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچتے تھے جب دو سال یا اٹھارہ ماہ کی حکومتوں کو ختم کر کے اس ملک کو اتنا کمزور کر دیا۔

میرے خیال میں یہ پاکستان کی business community کے لیے، یہ پاکستان کے عوام کے لیے، یہ پاکستان کی سیاسی جماعتوں کے لیے وزیراعظم پاکستان کی طرف سے بہت بڑا اچھا پیغام تھا۔ جناب زرداری صاحب نے اتفاق و اتحاد کی فضا قائم کی۔ اسی طرح جناب مولانا فضل الرحمن اور اسفندیار ولی خان صاحب نے جو کردار ادا کیا، میرے خیال میں ہماری تاریخ میں وہ ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اسی طرح سیاسی جماعتوں کے اختلاف رائے کے باوجود اتفاق رائے کے لیے اس طرح کا کردار ادا کرنا جس سے یہ جمہوری سسٹم مضبوط ہوا اور وہ وقت آنے والا ہے کہ اس پارلیمنٹ پر پھر نہ کوئی شب خون مار سکے گا اور نہ اس پر کوئی چڑھائی کر سکے گا۔

جناب چیئرمین! میں محترم جناب رضاربانی صاحب، ان کی شخصیت جمہوریت کے حوالے سے، آئین کے حوالے سے اور محنت کے حوالے سے یہ پارلیمنٹ، یہ جمہوری سسٹم، یہ آئین جناب رضاربانی کا بھی ایک قرض دار تھا اور اس کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح صلہ دیا کہ اٹھارہ کروڑ عوام کی اس پر بیک زبان confidence کی آواز آئی جو پاکستان کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ میں محترم جناب قائد ایوان راجہ ظفرالحق صاحب۔

(اس مرحلے پر ہاؤس میں اذان ظہر کی آواز آئی)

میں جناب قائد ایوان راجہ ظفرالحق صاحب کا انتہائی مشکور ہوں کہ حکومت کے allies ہونے کے باوجود جب بھی ہم کوئی سخت بات کرتے تو یہ بڑے پیار، محبت اور حوصلے سے ہماری طرف دیکھتے اور کبھی اس طرح بات نہیں کی۔ میں جناب اعتراز احسن، میاں رضاربانی، جمائیکر بدر، حاجی عدیل، فرحت اللہ بابر، سید ظفر حسین شاہ، محمد محسن لغاری، چوہدری جعفر اقبال، چوہدری شجاعت حسین، ظفر علی شاہ، افراسیاب خٹک، مشاہد اللہ، مولابخش چانڈیو، سلیم مانڈوی والا، کامل علی آغا اور خاص کر جناب چیئرمین صاحب آپ کا اور تمام ایوان کے ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور جب بھی اس ہاؤس کا ماحول گرم ہوتا تھا تو آپ احسن طریقے سے اس کو ٹھنڈا کرتے جس کی مثال نہیں ملتی، ہم آپ کو بھی خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ انشا اللہ تعالیٰ خاص کر جو ہمارے بھائی جن کے ساتھ ہم نے سفر بھی کیا، جناب مشاہد حسین سید صاحب اور اس سفر میں ان سے جو کچھ سیکھا اس پر بھی ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ فردا فردا ہر ایک ممبر کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ جو کچھ ادھر کہا اور جو کچھ ان معزز سینیٹراکین سے سیکھا، انشا اللہ تعالیٰ کوشش کریں گے کہ پاکستان کی سیاست میں جا کر اس کو فروغ دیں اور آپس میں یہی ہم آہنگی لے کر چلیں، نفرتیں مٹائیں اور پوری قوم کو ایک بنادیں۔ جمہوری system کو مضبوط کریں، جمہوریت کو مضبوط کریں۔ میں ایک بار پھر وزیراعظم میاں محمد نواز شریف صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ حکومت کے Chief Executive ہونے کے باوجود بھی انہوں نے وہ فیصلہ مانا اور میاں رضاربانی صاحب کو بلا مقابلہ چیئرمین سینیٹ بنوایا۔ میں امید کرتا ہوں کہ جس طرح پچھلے ادوار میں انہوں نے غیر جانبداری کی اسی طرح اس ایوان کو چلا کر پاکستان میں موجودہ مسائل کے خاتمے کے لیے اپنا role ادا کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ نے آدھے سینئرز کا شکریہ ادا کیا ہے باقیوں نے کون سی غلطی کی تھی۔ جی لالہ رؤف صاحب۔

Senator Abdul Rauf

سینیٹر عبدالرؤف: جناب چیئرمین! بہت شکریہ، آج انتہائی خوشی کا دن ہے وہ اس لیے کہ پاکستان میں جمہوریت پنپنے کے لیے صورتحال بنی جا رہی ہے کل ہمارے retire ہونے والے چیئرمین جناب نیز بخاری صاحب کو جو honour ملا وہ قابل تحسین ہے اور کل جو فیصلہ ہوا آنے والے چیئرمین کے لیے، محترم رضا ربانی صاحب جو کہ اس ملک کی جانی پچانی شخصیت ہیں، ایک بہترین lawyer اور آئین کے انتہائی ماہر سیاست دان ہونے کے ناتے وہ جانے پہچانے نام ہیں، ان پر جو اتفاق رائے ہوا ہے خصوصاً جناب وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف صاحب نے جس اخلاص کا مظاہرہ کیا، ان کو اپنی طرف سے بھی یہ یقین دہانی کرا دی کہ یہ ہم سب کے متفقہ نمائندے ہیں، یہ ہم سب کے متفقہ چیئرمین ہیں۔ اس بات پر میں میاں نواز شریف اور مسلم لیگ (ن) کو داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جناب چیئرمین! دوسری بات کہ اٹھارھویں ترمیم کے دوران میاں رضا ربانی کا جو role رہا، میں بحیثیت ایک سیاسی کارکن اور ایک چھوٹے صوبے سے تعلق رکھنے والے کی حیثیت سے یہ کہوں گا کہ ان کے صوبوں کے عوام پر یہ احسانات ہوں گے کہ انہوں نے اٹھارھویں ترمیم میں جو role ادا کیا صوبوں کے عوام کے بنیادی انسانی حقوق کے حوالے سے اور صوبوں کے حقوق کے حوالے سے اور ساتھ ہی میاں رضا ربانی نے صوبوں کے اثاثوں کے حوالے سے خصوصاً جب بھی privatization کی بات آئی انہوں نے وہاں کے پسے ہوئے طبقات، مزدوروں کی نمائندگی کرتے ہوئے محکوم عوام کے لیے آواز اٹھائی۔ ان کا یہ role ہے اس کو تاریخ میں یاد رکھا جائے گا اور اس کے ساتھ ہی راجا ظفر الحق صاحب نے جو شفقت ہمیں بخشی ہے آپ یقین مانیں وہ میرے لیے ایک چھاؤں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جب میں یہاں آیا اور میں نے انہیں دیکھا تو مجھے حوصلہ ملا اور میں نے یہ کوشش کی کہ میں ان کے سامنے کچھ عرض کر سکوں۔ ساتھ ہی اعترافاً حسن صاحب نے جو مختلف اوقات میں ہماری حوصلہ افزائی کی، صوبوں کے حقوق کے بارے میں جب بھی بات آئی انہوں نے ہمارا ساتھ دیا اس کو میں زندگی بھر نہیں بھولوں گا۔ مشاہد حسین صاحب کا نام اس لیے بھی قابل احترام ہے کہ ان کی کمیٹی میں ہم ان کے ساتھ رہے۔

انہوں نے ایک بھائی کی حیثیت سے ہمیں treat کیا، جس طرح ہمارے ساتھ کھڑے رہے ہمیں کبھی بھی یہ تاثر ہی نہیں ملا کہ ہم اپنے گھر سے یا اپنے دوستوں سے دور ہیں۔ میں ایک بار پھر ان تمام راہنماؤں کا، پارلیمانی لیڈران کا اور تمام کارکنوں کا خصوصاً جناب آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس حوالے سے میں نے کل بات کی تھی کہ صوبے کی نمائندگی کرتے ہوئے جب بھی ہم یہاں پر آئے، جب بھی ہم نے چاہا آپ نے ہمیں موقع دیا اور خصوصاً صوبے کے حقوق کے حوالے سے، مظلوم عوام کے حقوق کے حوالے سے، جب بھی ہم نے بات کرنی چاہی آپ نے ہماری حوصلہ افزائی کی۔ ہماری یہ تمنا رہے گی کہ آنے والے وقتوں میں آپ پھر اسی عہدے پر جلوہ افروز ہوں اور ہمارے صوبے کی نمائندگی ہوتی رہے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئر مین: جی سومرو صاحب۔

Point of Order Raised by Senator Dr. Abdul Qayoom Somroo Regarding Representation of All the Four Provinces in the Management of National Cricket Team

جناب ڈاکٹر عبدالقیوم سومرو: میں ہاؤس کے سامنے یہ بات لانا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ یہ بات ریکارڈ پر ہو۔ پہلے تو پاکستان کی کرکٹ ٹیم کے لیے ہم دعا گو ہیں کہ اللہ کرے کہ وہ World Cup جیت کر آئے۔ جناب چیئر مین! اس حوالے سے میری گزارش یہ ہوگی کہ پاکستان کرکٹ بورڈ کی management اور پاکستان ہاکی management میں جو کہ پاکستان کی قومی ٹیمیں ہیں اور پاکستان کی نمائندگی کرتی ہیں، ان کے management board میں صوبہ بلوچستان، صوبہ سندھ، صوبہ خیبر پختونخوا کو پنجاب کے برابر نمائندگی دی جائے تاکہ ہمیں یہ احساس نہ ہو کہ اس management میں صرف ایک صوبے کا حق ہے یا پھر ایک صوبے سے بھی صرف ایک شہر کا حق ہے۔ ہم سب کی نمائندگی برابر چاہتے ہیں۔ کرکٹ بورڈ میں بھی بلوچستان کے لوگوں کی اتنی نمائندگی ہونی چاہیے، سندھ کے لوگوں کی بھی اتنی نمائندگی ہونی چاہیے اور پنجاب اور خیبر پختونخوا کی بھی۔ اس کے علاوہ آخری گزارش یہ ہوگی کہ جناب چیئر مین! اگر اس کو consider کیا جائے کہ پاکستان کی تاریخ میں اس پورے عرصے میں نہ ہی interior Sindh سے کوئی cricketer بنا ہے نہ ہی بلوچستان سے کوئی cricketer

آیا ہے۔ کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ کوئی سندھی جس کا تعلق interior Sindh سے ہو یا کوئی بلوچ جس کا بلوچستان سے تعلق ہو، کیا وہ اس کے اہل نہیں ہیں کہ وہ قومی کرکٹ ٹیم میں کھیل سکیں اور اپنا قومی کردار ادا کریں۔ اس کے لیے میری گزارش ہوگی کہ جناب چیئر مین! اس چیز کو انتہائی serious لیا جائے۔ Interior Sindh سے اور بلوچستان سے ہاکی اور کرکٹ کے کھلاڑی لیے جائیں جس کو ہم قومی team کہتے ہیں، جس کے جیتنے کی دعائیں پاکستان کا بچہ کرتا ہے۔ اگر یہ رات کو کھیلتے ہیں تو پاکستان میں لوگ پوری رات دعاؤں میں مصروف رہتے ہیں۔ اس لیے یہ بہتر ہوگا کہ سب کی نمائندگی ہو۔ اگر ہاکی تو سب برابر ہوں اور اگر جیتیں تو اس میں بھی سب کا حق ہو۔ جناب چیئر مین! میں آخر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جب میں نے حلف اٹھایا تھا تو اس وقت بھی آپ Chair کر رہے تھے اور آج آخری بات کر رہا ہوں تو بھی آپ ہی Chair کر رہے ہیں، یہ میرے لیے dual اعزاز ہے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئر مین: شکریہ۔ فرحت عباس صاحبہ۔

Farewell Speeches by the Senators

Senator Farhat Abbas

سینیٹر فرحت عباس: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئر مین اور محترم اراکین سینیٹ، مجھے اس ایوان میں آخری بار خطاب کا موقع ملا ہے۔ میں اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے قائد جناب آصف علی زرداری صاحب اور پاکستان پیپلز پارٹی کے تمام senior ساتھیوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گی جنہوں نے شہید سید قمر عباس کی پاکستان پیپلز پارٹی کے لیے قربانیوں کے اعتراف اور احترام میں نہ صرف مجھے سینیٹ کا ممبر بنایا بلکہ پشاور میں میرے ترقیاتی کاموں کو بھی بڑی حد تک سراہا۔ میں نے گزشتہ چھ سالہ دور میں اس ایوان کے تقدس، محترمہ بینظیر بھٹو شہید کی اقدار، پاکستان پیپلز پارٹی کے discipline اور اپنے مرحوم شوہر سید قمر عباس شہید کی روایات کا حقی الامکان پاس رکھا۔ اس کے باوجود میں سمجھتی ہوں کہ گزشتہ چھ سال میں اس ایوان کے ساتھ میں انصاف نہیں کر پائی۔ جناب چیئر مین! میں ایک مرتبہ پھر سینیٹ کے منتخب ہونے والے اراکین کو مبارک باد پیش کرتی ہوں اور خاص طور پر جناب رضا ربانی صاحب کو مبارک پیش کرتی ہوں کہ وہ سینیٹ کے چیئر مین نامزد ہوئے ہیں اور مجھے امید ہے کہ وہ چیئر مین کی seat سے انصاف ضرور کریں گے۔

جناب چیئر مین! جتنا مجھ سے ہو سکا، میں نے اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔ میں ایک مرتبہ پھر آپ کا، سب معزز اراکین سینیٹ اور سینیٹ کے تمام staff کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے کسی نہ کسی حوالے سے میرا ساتھ دیا۔ اللہ آپ سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئر مین: ہمیں داس صاحب۔

Senator Heman Das

سینیٹر ہمین داس: جناب چیئر مین! سب سے پہلے میں آپ کو اور چیئر مین صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے اس ایوان کو دوستانہ ماحول میں چلایا اور بہت پیار محبت دیا۔ اس کے ساتھ میں اپنی پارٹی کے قائدین کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے اس ایوان کا رکن بنایا اور دوسری مرتبہ بھی ٹکٹ دیا۔ میں جناب سیکریٹری سینیٹ اور ان کے staff کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے دوستانہ ماحول فراہم کیا۔ جناب چیئر مین! اس ایوان بلا کو یہ credit جاتا ہے کہ یہاں تمام صوبوں کی یکساں نمائندگی ہے اور مختلف نظریات رکھنے کے باوجود یہ محسوس نہیں ہوتا کہ ہم الگ الگ پارٹی سے ہیں۔ جب بھی ٹرامیم ہوئیں یا کوئی Bill لایا گیا تو ان کو متفقہ طور پر pass کرایا گیا، یہ بہت بڑی بات ہے۔ جناب چیئر مین! تین سال قبل جب میں یہاں آیا تھا تو ایک mind set اور سوچ لے کر آیا تھا کہ میں اپنے صوبے، اپنی اقلیت اور پاکستان کے لیے کچھ کر پاؤں گا لیکن سینیٹ میں آکر مجھے یہ لگا کہ ”نام بڑا دیہہ ویران“ سینیٹر کا نام تو بہت بڑا ہے لیکن مجھے اس میں قوت نظر نہیں آئی۔ میں اپنے بلوچستان کے عوام سے شرمندہ ہوں کہ ان کے لیے کچھ نہ کر سکا۔ یہ میری نااہلی ہے یا میری بات سنی نہیں گئی، بہتر فیصلہ عوام اور میری پارٹی کر سکتی ہے۔ میں تمام معزز اراکین اور تمام دوستوں کا جنہوں نے مجھے محبت دی، بھائیوں جیسا سلوک کیا، شکر گزار ہوں۔ ان الفاظ کے ساتھ آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔ بہت مہربانی، شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئر مین: شکریہ۔ خالدہ پروین صاحبہ۔

Senator Khalida Parveen

سینیٹر خالدہ پروین: شکریہ۔ جناب چیئر مین! ایک خوبصورت روایت ہے کہ retire ہونے والے senators کو ہم نیک خواہشات سے رخصت کر رہے ہیں، میں بھی اپنی آواز اس آواز میں ملانا چاہتی ہوں۔ میں نیر حسین بخاری صاحب کے کردار کو بھی اس حوالے سے خراج تحسین پیش

کرتی ہوں۔ گو کہ ان کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے تھا لیکن کسی بھی لمحے کسی بھی سینیٹر نے یہ محسوس نہیں کیا کہ وہ کسی کو favour دے رہے ہیں یا جانبداری سے کام لے رہے ہیں۔ انہوں نے اس House کو نہایت وقار سے چلایا۔ جناب ڈپٹی چیئر مین صاحب، آپ نے ان کی غیر موجودگی میں بہت اچھا کردار ادا کیا اور ہم اس بات پر آپ کے معترف ہیں اور نیک خواہشات سے اپنی تمام سینیٹر بہنوں اور دیگر سینیٹر کو رخصت کرتے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئر مین: کریم خواجہ صاحب۔

Senator Karim Ahmed Khawaja

سینیٹر کریم احمد خواجہ: شکریہ۔ جناب چیئر مین! میں سب سے پہلے رضا ربانی صاحب جو consensus سے Chairman نامزد ہوئے ہیں، ان کو مبارک باد دیتا ہوں۔ اس سلسلے میں ہمارے Co-Chairman جناب آصف علی زرداری اور میاں نواز شریف کو credit جاتا ہے کہ انہوں نے democracy کو آگے بڑھانے کے لیے ایک بہت اچھا اقدام کیا۔ ہمارے out going Senators جن میں میرے محترم اور سیاسی ساتھی مولانا بخش چانڈیو صاحب ہیں جن سے ہم نے student life میں بہت کچھ سیکھا، میں ان کو بہت یاد کروں گا اور انشاء اللہ ہمارا سفر جاری رہے گا۔ افراسیاب خٹک، رؤف لالہ، چوہدری شجاعت اور ہمارے دیگر ساتھی جو ہم سے جدا ہو رہے ہیں، ہم نے ان سے بہت کچھ سیکھا اور ہم امید کرتے ہیں کہ وہ اپنا political سفر جاری رکھیں گے اور کہیں نہ کہیں مصروف رہیں گے، اپنی پارٹی کے ساتھ رہیں گے۔ ہمایوں مند و خیل صاحب سے بہت اچھی دوستی رہی، قیوم سومرو صاحب بھی ہمارے بہت اچھے دوست اور ساتھی ہیں، امید ہے کہ وہ future میں بہت اچھا کردار ادا کریں گے۔ راجہ ظفر الحق صاحب جو دوبارہ منتخب ہوئے ہیں، امید ہے کہ ان سے ہمارا interaction اچھا رہے گا۔ غرض یہ کہ کل کا دن democracy کی فتح کا دن تھا اور جو لوگ کہتے ہیں کہ democracy نہ چلے، کل ان کی شکست کا دن تھا۔ Democracy کا یہ سفر جاری رہے گا۔ میں رضا ربانی صاحب کے لیے اچھی خواہشات رکھتا ہوں، وہ ایک political worker ہیں اور امید ہے کہ وہ سینیٹ کو اچھے انداز میں چلائیں گے۔ جناب! میں آپ کا بھی شکر گزار ہوں کہ آپ نے بھی اچھا وقت گزارا، ہمارا سفر جاری رہے گا۔ نیر بخاری صاحب جنہوں نے اچھی

طرح سے کام چلایا، میں ان کا بھی شکر گزار ہوں اور آپ سب کے لیے دعا گو ہوں کہ انشاء اللہ سب کا مستقبل کا سفر اچھا رہے گا اور خدا کرے آپ کامیاب اور تندرست رہیں۔ شکریہ۔
جناب قائم مقام چیئر مین: شکریہ۔ چوہدری شجاعت صاحب۔

Senator Chaudhry Shujaat Hussain

سینیٹر چوہدری شجاعت حسین: شکریہ جناب چیئر مین! سب سے پہلے تو میں چیئر مین اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہمیں بولنے کا موقع دیا۔ اس کے ساتھ میں رضاربانی صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میرے خیال میں پاکستان کی تاریخ میں پہلا موقع ہے کہ اس طرح چیئر مین سینیٹ مقرر کیا گیا ہو۔ یہاں پر ساری پارٹیوں نے مل کر منتخب کیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ consensus کے ساتھ ہی سب کا خیال رکھیں گے اور اس ایوان کو اسی طریقے سے چلائیں گے جیسے کہ ان کی پرانی روایت اور عادت چلی آرہی ہے۔ جناب چیئر مین! میں آپ کا بھی بڑا مشکور ہوں۔ آدمی کا تب پتہ چلتا ہے اگر سفر میں ہو یا کاروبار میں ہو تو اس کا پتہ چل جاتا ہے کہ وہ کیسا ہے۔ میں نے آپ کے ساتھ سفر کیا ہے، میں نے آپ کی محبت کو دیکھا ہے اور آپ کے ساتھ سفر کرنے کا مجھے جو تجربہ ہوا ہے اس کی وجہ سے میں آپ کا بڑا معتقد ہوں۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ راجہ محمد ظفر الحق صاحب نے بھی ایوان میں بطور قائد ایوان کام کیا ہے اس کو بھی ہم سراہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں اس ایوان کے تمام ممبران کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے ہمیشہ ان کی محبت ملی۔ میں پہلے بھی 1994 میں سینیٹر رہا ہوں اور اب بھی چھ سال سینیٹر رہا ہوں اس پورے عرصے میں کبھی بھی ایسا کوئی واقعہ پیش نہیں ہوا کہ میری کسی کے ساتھ تلخ کلامی ہوئی ہو یا کوئی ایسی بات ہوئی ہو جو کسی کو ناگوار گزری ہو ہمیشہ سب نے پیار اور محبت کے ساتھ میرا ساتھ دیا اور میں نے ان کا ساتھ دیا اور انشاء اللہ یہ رشتہ جو بنا ہے یہ قائم رہے گا۔ باقی اللہ تعالیٰ پاکستان پر فضل کرے اور ہم سب پاکستان کے لیے ہی ہیں اور پاکستان کی سر بلندی کے لیے ہم جہاں بھی ہوں کام کرتے رہیں گے۔ شکریہ۔

Observation of Acting Chairman

جناب قائم مقام چیئر مین: چوہدری صاحب! بہت بہت شکریہ۔ جس decorum کے ساتھ یہاں ہمارے سینیٹ میں legislation ہوئی اور ملکی حالات و مشکلات کو جس طریقے پر یہاں زیر بحث لایا گیا۔ یہاں پر ایک ایک senior Senator بیٹھے ہیں، سیاستدان ہیں،

چوہدری شجاعت حسین صاحب ہیں، راجہ ظفر الحق صاحب ہیں۔ چانڈیو صاحب نے بڑی اچھی بات کی کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمیں راجہ صاحب کے ساتھ پہلے اتنی واقفیت نہیں تھی، اتنی interaction نہیں تھی، چوہدری صاحب کے ساتھ۔ سیاست میں ایسا ایسا وقت آیا، ایسی ایسی تکالیف آئیں، ایسے ایسے حالات آئے جن میں انسان ایک طرف ہو کر سوچتا تھا لیکن جب interaction ہوا، قریب آئے، نیاز مندی ہوئی تب پتا چلا کہ انسان کی اپنی شخصیت کے اندر بھی کچھ ایسی values ہیں جن کو ہمیشہ یاد رکھا جاتا ہے، جن کو پرکھا جاتا ہے۔ آپ یقین کریں کہ اعتراف صاحب! یہ تو میرے لیڈر ہیں، میری پارٹی کے ہیں، کافی عرصہ سے ہم اکٹھے ہیں، ساتھ کام کیا ہے، تکلیفیں بھی اٹھائی ہیں اور حکومتیں بھی دیکھی ہیں ان کی بات میں نہیں کرتا لیکن میں ان لوگوں کی بات کرتا ہوں جن کے ساتھ پہلے کبھی ہمارا واسطہ نہیں رہا۔ ہم سمجھتے تھے کہ جو کچھ ہوا ان ہی کی وجہ سے ہوا لیکن ان کے نزدیک اگر ان کو دیکھا۔ بحیثیت انسان کے، ایک اچھے انسان کے تو خیالات اور ذہن میں کافی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ بہر حال ایک وقت ہے جو جاتا ہے اور آتا ہے لیکن بنیادی بات اپنے ملک کی، اپنی قوم کے interests کی حفاظت اور اس کی بقاء کے لیے سب نے مل کر کام کرنا ہے۔ میں شکر گزار ہوں چوہدری شجاعت حسین صاحب کا، راجہ محمد ظفر الحق صاحب کا جنہوں نے ہمیں محبت دی، میں مشکور ہوں اعتراف بھائی اور رضا بھائی کا، مشاہد صاحب، شیخ صاحب، جعفر صاحب کا باقی جتنے میرے دوست ہیں، خٹک صاحب، بابر صاحب کا ان کی ہمیشہ میرے ساتھ شفقت، محبت اور تعاون رہا۔ مشاہد حسین صاحب کے ساتھ تو میرا بہت اچھا وقت گزرا ہے but he was very kind to me always تو بہر حال

اب تو جاتے ہیں میکدے سے میر
پھر آئیں گے اگر خدا لایا

جی میں نے آفتاب شیخ صاحب کا نام لیا ہے، شیخ صاحب تو always three in one in the House. نجمہ آپا، آپ تو دل میں ہیں جی، نزہت صاحبہ کا تو جواب نہیں honest, lovely lady! بہر حال یہ ایک resolution ہے سلیم مانڈوی والا صاحب آپ پڑھ دیں۔

**Resolution moved by Senator Saleem Mandviwala
Regarding the Senate Puts on Record its Deep
Appreciation to the Chairman Senate, Deputy Chairman,
Leader of the House and Leader of the Opposition**

Senator Saleem Mandviwala: With your permission sir, I hereby move the following resolution:-

This House:-

Puts on record its deep appreciation to the Chairman Senate, Deputy Chairman Senate, Leader of the House and Leader of the Opposition for their excellent and untiring constitutional services rendered during the Senate Session 2012-2015 under the able leadership of Syed Nayyer Hussain Bokhari;

Appreciates the initiatives envisioned by Syed Nayyer Hussain Bokhari, Chairman Senate including the establishment of Senate Forum for Policy Research (SFPR), Asian Parliament, evolution of Pakistan institute for Parliamentary Services and other parliamentary reforms;

Recognizes the efforts of the Senate 2012-2015 in creation of political harmony;

Recognizes the legislative role performed by all members by giving valuable inputs in the Committees and unanimously passing all Bills either Government Bills or Private Members Bills;

Acknowledges the historical and memorable role played by the Senate from 2012-2015 in strengthening the democracy;

Affirms its Commitment to carry forward the initiatives taken by the Senate from 2012-2015.

Mr. Acting Chairman: Now I put the resolution to the House.

(The resolution was carried unanimously)

جناب قائم مقام چیئرمین: کل چیئرمین صاحب نے اعلان کیا تھا کہ سینیٹ سیکرٹریٹ اور تمام دوسرے اداروں اور ایجنسیوں کے ملازمین جو سینیٹ کے اجلاس سے متعلقہ فرائض سرانجام دیتے ہیں، سب کو ایک ماہ کی اضافی تنخواہ بطور اعزاز دی جائے گی۔ اس میں ریڈیو، پی ٹی وی، سی ڈی اے، ڈسپنسری، پی آئی اے، قانون نافذ کرنے والے ادارے اور دوسرے متعلقہ ادارے شامل ہیں۔ جاتے جاتے honestly میں ایک بات کروں، چوہدری صاحب نے فرمایا کہ ہم نے کچھ ممالک کا اکٹھے سفر کیا تھا، وہ میری زندگی کے بڑے خوشگوار لمحے تھے اور دوسری مجھے اس بات کی سب سے بڑی خوشی ہوئی کہ چوہدری صاحب کا میرے چیئرمین جناب آصف علی زرداری سے بہت پیار اور احترام کا رشتہ ہے پھر میں ان کی ذاتی شخصیت سے بھی متاثر ہوں۔ It was a wonderful time چوہدری صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ اگر مجھے کبھی موقع ملا انشاء اللہ تو میں اپنے خرچے پر پھر آپ کے ساتھ سفر کروں گا۔ جی مشاہد اللہ صاحب۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: آپ نے آصف علی زرداری صاحب کا نام لیا وہ ہمارے لیے بھی بڑے محترم ہیں، آپ کو لینا چاہیے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن نام لیا کریں نام گھسیڑا نہ کریں بس اتنی سی التجاہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میرے قائد ہیں۔ آپ کی مصیبت یہ ہے کہ آپ اپنے لیڈر کو گھسیڑتے بھی نہیں ہیں۔ وہ آرڈر کدھر ہے۔ میرے لیڈر میں وہ qualities ہیں، ہمیں تو چھوڑیں وہ آپ کو بھی پیار کرتے ہیں۔ وہ آپ کا کون سا شعر ہے کہ

وہ تو وہ ہیں جنہیں ہو جائے گی الفت مجھ سے
تم ایک نظر میرا محبوب نظر تو دیکھو

I will now read out the prorogation order received from the President. In exercise of the power conferred by

Clause 1 of the Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan. I hereby prorogue the Senate Session on the conclusion of its Business on 11th March, 2015.

Sd/-
(Mr. Mamnoon Hussain)
President
Islamic Republic of
Pakistan

(The Session was then prorogued sine die.)

Index

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi	2
Senator Saleem H Mandviwala	45
Senator Usman Saifullah Khan	24
جناب ڈاکٹر عبدالقیوم سومرو	39
جناب عباس خان آفریدی	28, 30
سینیٹر حاجی غلام علی	36
سینیٹر اعجاز احسن	2
سینیٹر انجینئر ملک رشید	34
سینیٹر بابر خان غوری	12
سینیٹر تنویر الحق تھانوی	10
سینیٹر چوہدری شجاعت حسین	43
سینیٹر خالدہ پروین	41
سینیٹر ڈاکٹر عبدالقیوم سومرو	5
سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق	17
سینیٹر سعید غنی	25, 27, 28
سینیٹر شیرالہ ملک	9
سینیٹر عباس خان	25
سینیٹر عبدالرؤف	15, 16, 38
سینیٹر عثمان سیف اللہ خان	23
سینیٹر فرحت اللہ بابر	6, 29, 30
سینیٹر فرحت عباس	40
سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشدی	4
سینیٹر کریم احمد خواجہ	42
سینیٹر محمد زاہد خان	18, 29
سینیٹر محمد ہمایوں خان	32
سینیٹر مشاہد اللہ خان	46
سینیٹر مولا بخش چانڈیو	20, 21, 22, 23
سینیٹر میاں رضا ربانی	2, 11, 29
سینیٹر نسرین جلیل	7
سینیٹر ہمین داس	41
سینیٹر شاہی سید	8